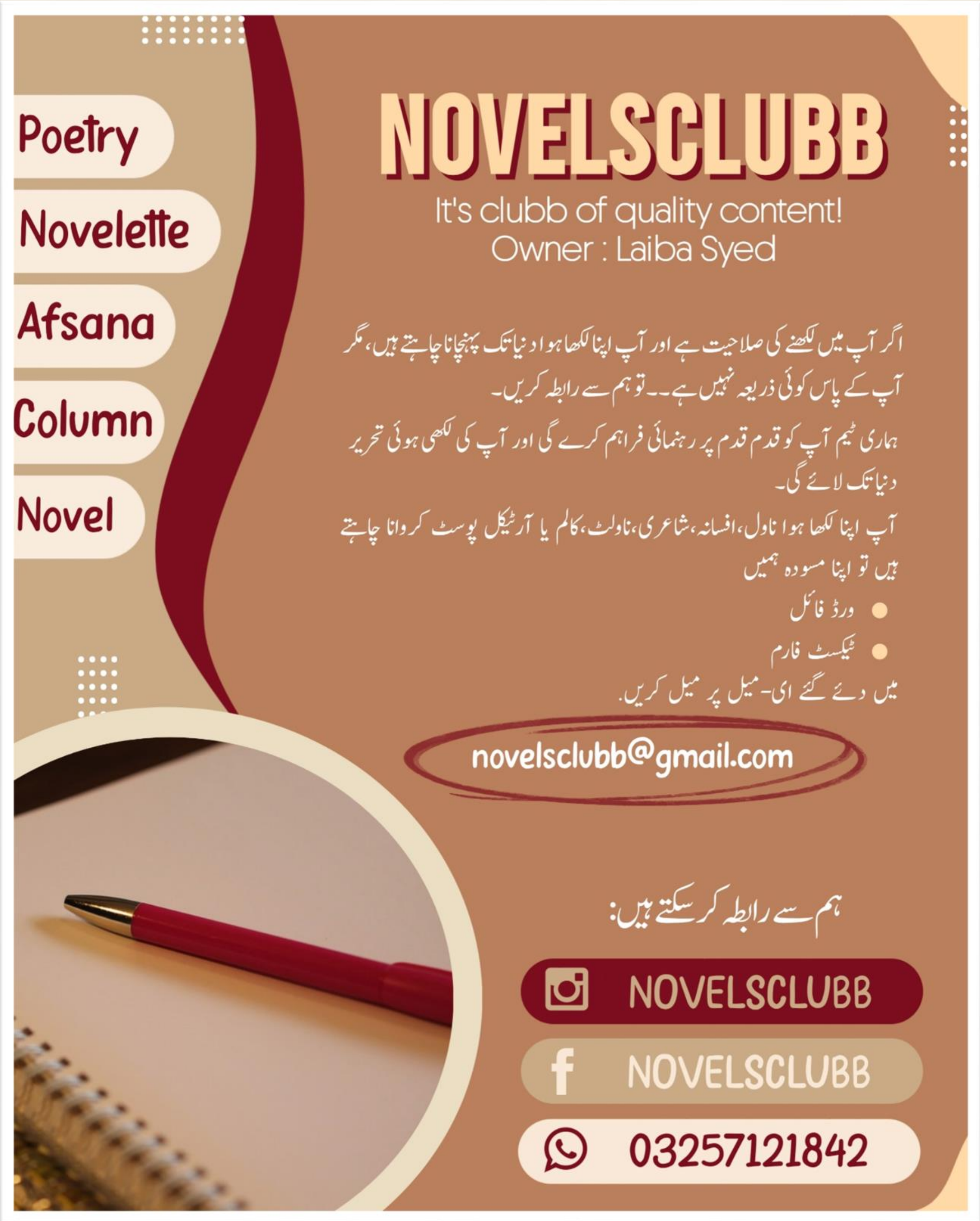
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگِ جاں

از قلم

ملائکہ فرمان

Clubb of Quality Content!

رابیل اپنی پینٹنگ کا سامان نکالنے میں مصروف تھی۔ کینوس پر کچھ رنگ بکھرے ہوئے تھے جنہیں وہ نفاست سے صاف کرنے کا سوچ رہی تھی۔ اتنے میں اس نے دیکھا کہ خان بابا صحن سے گزرتے ہوئے اندر کی طرف جا رہے تھے۔

خان بابا!! رابیل نے آواز دی۔

خان بابا فوراً رک گئے، اور رابیل کی طرف بڑھے۔

جی بی بی جی!!

"خان بابا میرا بیگ دیکھا آپ نے؟ کہیں میں یہاں تو نہیں بھول گئی تھی۔"

خان بابا نے ذرا سوچ کر جواب دیا

جی بی بی جی۔

شکر ہے۔ رابیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ورنہ میں تو گھر میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو گئی تھی۔"

"جی میں ابھی لایا۔" خان بابا یہ کہہ کر رابیل کی چیزیں لینے چلے گئے۔

کچھ ہی لمحوں بعد خان بابا ایک بیگ اور ساتھ میں دو بڑے شاپنگ بیگز تھامے رابیل کے پاس آئے۔

یہ لیں بی بی جی۔۔خان بابا نے رابیل کی طرف اُس کی چیزیں بڑھائیں۔

رکیں خان بابا۔رابیل نے شاپنگ بیگ آگے کرتے ہوئے خان بابا کو آواز دی،

خان بابا پلٹ کر دیکھنے لگے۔

رابیل نے ایک شاپنگ بیگ اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"خان بابا یہ آپ کے لیے، میری طرف سے بڑی عید کا چھوٹا سا تحفہ۔"

خان بابا گھبرا کر بولے۔

نہیں بی بی جی!! میں نہیں رکھ سکتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے اصرار کیا۔

او ہو۔۔خان بابا میں آپکی بیٹی جیسی ہوں کیا آپ پھر بھی مجھ سے نہیں لیں گے؟؟ پلیز رکھ لیں مجھے بہت خوشی ہو گی۔

خان بابا نے نظریں جھکا لیں۔

نہیں بی بی جی میں نہیں لے سکتا۔ میرے لیے ویسے بھی آپکی خوشی کافی ہے۔ پھر ان سب کی کیا ضرورت؟

رابیل نے ہنستے ہوئے ذرا سنجیدہ لہجہ اختیار کیا۔

خان بابا دیکھ لیں۔ میں ناراض ہو جاؤ نگی؟؟ اور پھر میں یہاں آنا بھی چھوڑ دو نگی۔

خان بابا گھبرا گئے۔

بی بی جی آپ آتی ہیں تو رونق لگتی ہے، آپ آنا مت چھوڑیے گا۔

تو پھر آپ یہ لے لیں۔ رابیل نے شاپنگ بیگ آگے کیا۔

رابیل کے بہت اصرار کرنے پر خان بابا اس سے شاپنگ بیگ پکڑ لیتے ہیں۔

خان بابا جانے لگے تو اُسے پھر یاد آیا اور وہ بولی۔

خان بابا!! اور آنٹی کدھر ہیں۔؟؟

بیگم صاحبہ اندر لاونج میں بیٹھی ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے۔ آپ جائیں۔

خان بابا سر ہلا کر اندر کی طرف چلے گئے۔ رابیل نے دوسرا شاپنگ بیگ اٹھایا اور اندر کی طرف قدم بڑھائے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اندر لاونج میں رخسار بیگم بیٹھی موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھیں۔ رابیل نے لاونج میں قدم رکھتے ہی رخسار بیگم کا حال احوال پوچھا۔

"کیسی ہیں آنٹی آپ؟؟"

رخسار بیگم نے موبائل سے نظریں ہٹائیں اور رابیل کو بیٹھنے کا کہا۔

"میں بلکل ٹھیک تم سناؤ کیسی ہو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ رخسار بیگم نے رابیل کو دیکھ کر موبائل ایک طرف رکھا۔"

"زیادہ انتظار تو نہیں کروایا میں نے"؟؟؟ رابیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں بالکل نہیں۔ رخسار بیگم نے نرم لہجے میں کہا۔

پھر ٹھیک ہے۔

رابیل نے شاپنگ بیگ آگے بڑھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ لیں آپ کے لیے میری طرف سے بہت چھوٹا سا تحفہ۔"

ارے بیٹا اسکی کیا ضرورت تھی۔

""عید آ رہی ہے۔ اور رابیل اپنے چاہنے والوں کو عید پر ہمیشہ تحفہ دیتی ہے۔"

اچھا تو کیا ہے اس تحفہ میں زرا میں بھی تو دیکھوں!! رخسار بیگم مسکرا کر بولیں۔

شاپنگ بیگ سے جب انہوں نے چیزیں نکالیں تو حیرت سے اُن کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ایک نہایت خوبصورت جوڑا، جس کے ساتھ کڑھائی والی سندھی شال تھی۔ دونوں ہاتھوں کے لیے چوڑیاں اور مہندی تھی۔

یہ سب تو بہت خوبصورت ہے رابیل!!

سچ میں پسند آیا۔ یا میرا دل رکھنے کے لیے کہہ رہی ہیں؟؟ رابیل نے پوچھا

"سچ میں خوبصورت ہے۔ مجھے تم سے ملے ہوئے دو دن بھی نہیں ہوئے اور آج تم یہ تحفہ لے آئی۔ تم دل جیتنے کا فن جانتی ہو رابیل۔" رخسار بیگم نے پیار بھری نگاہوں سے کہا۔

"جو لوگ مجھے اچھے لگتے ہیں وہ چاہیں مجھ سے کم عرصے کے لیے ہی کیوں نہ ملے۔ میں ان کو اپنے دل میں ہمیشہ جگہ دے کر رکھتی ہوں۔" رابیل نے مسکرا کر کہا۔

بی جان کے ساتھ کل شاپنگ پہ گئی تھی تو آپ کے لیے اور خان بابا کے لیے مجھے جو اچھا لگا میں نے لے لیا۔

رخسار بیگم نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

اور سرمد؟؟اُس کے لیے کچھ نہیں لیا۔؟؟

"توبہ آنٹی میں انہیں کبھی کچھ نہ دوں۔وہ تو میرے تحفوں میں سے بھی نقص نکالیں گے کہ یہ کلر ٹھیک نہیں ہے۔اور یہ پیکنگ غلط ہے۔"رابیل مسکرا کر بولی۔

یہ بات سنتے ہی رخسار بیگم زور سے ہنس پڑیں۔

ویسے جتنا برا تم میرے بیٹے کو سمجھ رہی ہو۔وہ اتنا ہے نہیں۔رخسار بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی میں بھی یہی سوچتی ہوں اور کہتی ہوں کہ سرمد سر برے نہیں ہیں۔۔۔بلکہ بہت برے ہیں۔رابیل نے مسکرا کر کہا

میرے سامنے میرے بیٹے کی ہی برائیاں کر رہی ہو؟؟؟رخسار بیگم نے مصنوعی غصے سے کہا

آپ تو میری دوست بن گئی ہیں ناں ؟؟ رابیل نے کہا۔ اور دوست کے بیٹے کی برائی تو بنتی ہے ناں۔

رخسار بیگم خاموش رہی۔

کیا نہیں بنی ؟؟ رابیل نے ان کو خاموش دیکھ کر پوچھا

میں سرمد کی ماں بھی تو ہوں۔ رخسار بیگم نے مصنوعی خفگی سے کہا

یہ باتیں تو بعد کی ہیں۔ لیکن ابھی تو آپ میری آنٹی ہیں ناں ؟؟

ہاں۔ہاں۔ ہوں تمہاری آنٹی۔ رخسار بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

اتنے میں باہر سے گاڑی کے رکنے کی آواز آئی۔

"آ گئے آپکے برخوردار۔ میں چلتی ہوں آنٹی۔ رابیل اٹھتے ہوئے بولی،"

اس سے پہلے کہ وہ مجھے یہاں دیکھیں۔ میں جا رہی ہوں۔ کام کے بعد ملتی ہوں۔ آنٹی۔

رابیل جلدی جلدی میں کہتے ہوئے وہاں سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی۔ مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ سیدھی دروازے پر آتے ہوئے سرمد سے ٹکرا گئی۔

ایک پل کے لیے دونوں رکے۔ رابیل نے نظریں نیچے جھکا لیں، اور کچھ کہے بغیر تیزی سے باہر نکل گئی۔

رخسار بیگم نے سرمد کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے بولیں۔

اتنا ڈر ہے تمہارا؟؟ ابھی تم آئے نہیں کہ وہ بھاگ گئی۔

"میرا ڈر ہو یا نہ ہو، یہ ویسے بھی ہر جگہ آ کر مجھ سے ٹکرا جاتی ہیں۔ جیسے ان کی قسمت نے میرے ساتھ ان کا ٹکرانا لکھ دیا ہو۔"

میں فریش ہو کر آیا۔ سرمد نے رخسار بیگم سے کہا۔

خان بابا میرے روم میں کافی پہنچا دیجیے گا۔ سرمد نے حکم دیا اور اوپر چلا گیا۔

"توبہ سراینٹ کی دیوار ہیں۔ کتنی سخت باڈی ہے، میرا تو سر چکرا گیا۔ایسے لگتا ہے میں ان سے نہیں کسی پتھر سے ٹکرائی ہوں۔رابیل پینٹنگ بناتے ہوئے بولی،"

خان بابا رابیل کے پاس آئے۔

رابیل بی بی آپکے لے چاکلیٹ ملک بنا کر لایا ہوں میں آج۔خان بابا رابیل کے پاس کھڑا ہو کر بولے۔

رکھ دیں خان بابا میں پی لیتی ہوں۔رابیل نے مصروف لہجے میں کہا

خان بابا نے ملک کو ٹیبل پر رکھا اور اندر چلے گئے۔کچن سے سرمد کی کافی اٹھائی اور سرمد کے کمرے کی طرف بڑھے۔

سر آپکی بلیک کافی۔

ٹیبل پر رکھ دیں۔سرمد نے کہا۔

سرمد چینج کرنے کے لیے واش روم گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر آیا، کافی کا مگ ٹیبل سے اٹھایا اور کھڑکی کے پاس آ کر پینے لگا۔

سرمد نے پہلا گھونٹ لیا، اس کا چہرا فوراً بگڑ گیا۔

یہ کیا ہے ؟؟؟ یہ کافی تو نہیں ہے۔

سرمد نے فوراًخان بابا کو آواز دی۔

خان بابا۔!!

دوسری طرف رابیل نے جیسے ہی چاکلیٹ ملک کا گھونٹ لیا، فوراًمنہ سے نکلا۔

ہائے اللہ۔یہ کتنا کڑوا ہے، چاکلیٹ ملک اتنا کڑوا کب سے ہو گیا، میرا تو پورا منہ کا ٹیسٹ خراب کر دیا۔

خان بابا۔!!! رابیل نے بھی آواز لگائی۔

خان بابا بیچ میں پھنس گئے۔اب کدھر جاوں ؟؟ ادھر صاحب بلا رہے ہیں۔اور باہر بی بی جی۔

پہلے صاحب کی بات سنتا ہوں۔ خان بابا نے جلدی سے سرمد کے کمرے کا رخ کیا۔

جی صاحب!!

یہ کافی نہیں ہے خان بابا۔ سرمد نے خفگی سے کہا۔

معاف کیجیے گا صاحب۔ رابیل بی بی کے چاکلٹ ملک کے ساتھ مکس ہو گئی آپکی کافی۔ میں ابھی آپ کے لیے کافی لاتا ہوں۔

ٹھیک ہے۔ جلدی لائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خان بابا کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھے۔

کچن میں رابیل پہلے سے ہی کھڑی تھی، چہرے پر خفگی اور ماتھے پر شکنیں۔

معذرت بی بی جی۔ صاحب کی کافی آپکے ملک کے ساتھ مکس ہو گئی۔

رابیل نے چونک کر کہا۔

اچھا!!اس لیے ہی اتنی کڑوی تھی

یہ لیں آپکا چاکلیٹ ملک۔اور سر کی کافی مجھے دے دیں۔

رابیل نے کافی پکڑائی اور ہنستے ہوئے بولی

چلے۔اب سر مد سر کو ان کی اصلی کڑوی کافی دے آئیں۔ورنہ ابھی وہ سوچ رہے ہونگے کہ میں نے ہی جان بوجھ کر کوئی چال چلی ہے اور کافی اور ملک مکس کر دیا۔

خان بابا نے کافی پکڑتے ہوئے بولا۔

بی بی جی اگر میں سچ کہوں تو صاحب کے چہرے کا حال دیکھنے والا تھا۔

رابیل نے قہقہ لگایا۔

اچھا تو اب جا کر اُن کے چہرے پر خوشی واپس لے آئیں۔۔لیکن ایک منٹ وہ تو کبھی خوش ہوتے ہی نہیں۔رابیل مسکرائی۔

خان بابا کافی لے کر جانے لگے تھے کہ رابیل نے انہیں روکا۔

خان بابا۔یہ کافی دینا مجھے۔

کیوں بی بی جی۔؟؟خان بابا نے پوچھا

دیں تو سہی۔رابیل نے خان بابا سے کافی لی۔

جتنے کڑوے سر ہیں ناں،ان کو کافی میں چینی ڈال کر اُن کو پیش کرنی چاہیے تاکہ وہ بھی ذرا میٹھے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خان بابا کی آنکھیں پھیل گئیں

بی بی جی!!صاحب بہت خفا ہونگے،مت کریں۔

رابیل نے چینی کا چمچ اٹھایا اور کافی میں مکس کیا۔

"آپ ٹینشن نہ لے۔کوئی بھی بات ہوئی آپ میرا نام لے لینا۔"

خان بابا نے آہ بھری۔یا اللہ خیر۔

رابیل نے کافی میں اچھے سے چینی مکس کی اور چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

"اب لے جائیں۔ میٹھی کافی، کڑوے سر کے لیے۔"

سرمد نیچے رخسار بیگم کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔

خان بابا کچن سے نکلے اور لاونج میں سرمد کی آواز سن کر وہی آ گئے۔

صاحب۔ آپکی کافی۔ خان بابا نے ادب سے کہا۔

"آجکل کافی زیادہ نہیں پینے لگ گئے تم۔؟؟" رخسار بیگم نے سرمد کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا،

"دن میں پانچ دفعہ ہی تو پیتا ہوں۔ ممی۔" سرمد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

سرمد نے مگ اٹھایا اور کافی کا پہلا گھونٹ لیا۔

کافی کا ذائقہ سے میٹھا لگا۔

سرمد کے ماتھے پر شکنیں آئیں۔

خان بابا۔!!

سرمد کی آواز گونجی۔ اس بار تیز اور بھرپور غصے کے ساتھ۔

خان بابا ڈرتے ڈرتے آگے آئے۔

جی صاحب۔

کافی بنانا بھول گئے ہیں؟؟؟؟ میں ایسی کافی پیتا ہوں۔؟؟

خان بابا شرمندہ ہوئے۔ اور خاموش رہے۔

بولیں؟؟؟ سرمد نے غصے سے بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"صاحب وہ رابیل بی بی نے چینی ڈال دی تھی۔ کہہ رہی تھی کہ تھوڑی سی مٹھاس اچھی ہوتی ہے۔" خان بابا شرمندہ لہجے میں بولے۔

"دوبارہ بنا کر لائیں"۔ سرمد نے غصے سے کہا۔

"خان بابا فوراً مگ اٹھا کر کچن کی طرف بڑھے۔ رخسار بیگم سرمد کی جھنجھلاہٹ دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔"

"کتنی میٹھی کافی تھی۔ اور تم اتنے کڑوے کیوں بنے بیٹھے ہو سرمد۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی رابیل۔" رخسار بیگم نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

ممی پلیز۔ آپ اس کی طرف داری مت کریں۔ سرمد نے نرمی سے کہا۔

رابیل ابھی بھی کچن میں موجود تھی۔ جیسے ہی خان بابا آئے۔ اس نے پوچھا

کیا ہوا؟؟؟ نہیں پی؟؟؟

نہیں بی بی جی۔ صاحب نے دوبارہ بنانے کو کہا ہے۔ میں نے بتا دیا تھا کہ آپ نے چینی ڈالی تھی۔

اچھا کوئی بات نہیں۔ آپ کوئی اور کام کرے میں بناتی ہوں کافی۔

نہیں بی بی جی میں بنالیتا ہوں

خان بابا میں بناتی ہوں۔ آپ جائیں۔ رابیل نے اصرار کیا،

رابیل نے پھر سے کافی میں چینی ڈالی اور خان بابا کو کافی بنا کر دے دی۔ اور خود بھی کچن سے نکل گئی۔

باہر آئی تو، سرمد پہلے سے ہی پول سائیڈ پر بیٹھا تھا۔

کتنا کام ہو گیا ہے آپکا؟؟ سرمد نے رابیل سے سوال کیا۔

دو پینٹنگز آلموسٹ بن گئی ہیں باقی بھی آہستہ آہستہ بنا لونگی۔

خان بابا کافی لیکر آئے اور سرمد کو پکڑائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عید سے پہلے کتنی بنالیں گی۔؟؟

دس تک بنالونگی۔اگر دن میں دو بھی بناؤں تو سنڈے تک دس بن جائیں گی۔رابیل نے حساب لگاتے ہوئے کہا

سرمد نے سر ہلایا اور کافی کا گھونٹ لیا۔

اب کی بار سرمد کا غصہ حد سے بڑھ گیا تھا۔اُسنے زور سے کافی میز پر رکھی اور خان بابا کو آواز دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خان بابا!!

خان بابا فوراآئے

"میں کافی بنانا سکھاوں کیا؟؟"سرمد نے غصے سے کہا۔

خان بابا نے چپ چاپ رابیل کی طرف دیکھا،

سرمد کی نظریں بھی خود بخود رابیل کی طرف گئیں۔سرمد کو سمجھ آگئی۔

سرمد نے رابیل کی طرف سے نظریں پھریں،اور کہا

"دوبارہ بنا کر لائیں۔اس بار کافی سٹرونگ ہونی چاہیے۔اور دو مگ ہوں۔"

دو؟؟؟خان بابا نے حیرت سے پوچھا

"جی دو۔شائد ایک میرے غصے کے لیے کم پڑ جائے۔"سرمد کی آواز میں غصہ بھرا ہوا تھا

"کڑوا انسان اگر کچھ میٹھا کھائے گا تو عجیب ہی لگے گاناں۔"رابیل نے برش صاف کرتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ کہا آپ نے؟؟سرمد کے کانوں تک اُسکی آواز چلی گئی تھی۔"

نہیں سر۔رابیل نے برش اٹھاتے ہوئے کہا۔

وہ پھر سے کام کرنے لگ گئی۔

پانچ منٹ بعد خان بابا دو کافی کے مگ لے کر آئے۔

ٹیبل پر رکھ دیں۔ سرمد نے کہا

خان بابا نے کافی ٹیبل پر رکھ دی اور وہاں سے چلے گئے۔

رابیل برش سنبھالے اپنی پینٹنگ کے رنگ سمیٹ رہی تھی جب سرمد نے میز پر رکھے دو مگ اپنی طرف کھسکائے۔

"کافی اتنی پسند ہے کہ ایک ساتھ دو دو کافی کے مگ پی جائیں گے۔" رابیل نے آہستہ سے کہا

"مجھے اتنی بھی نہیں پسند کے میں ایک ساتھ دو مگ پیوں۔ یہ خاص رعایت آپ کے لیے ہے۔ سرمد نے ایک کافی کا مگ اُسکی طرف بڑھایا۔"

رابیل کے ماتھے پر ہلکی سی شکن آئی۔

"کیا میں اتنا اونچا بولتی ہوں کہ سرمد سر میری آواز سن لیتے ہیں۔؟؟"

سرمد نے اب کی بار سیدھی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

پکڑیے۔۔

"میں کافی نہیں پیتی سر۔"رابیل نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اور میں کچھ ویسٹ نہیں کرتا۔"سرمد نے بڑے اطمینان سے مگ اسکی طرف کیا۔

"اور جب دو مگ آئے ہیں تو آپکو ایک پینا ہی پڑے گا۔"

میں؟؟؟؟رابیل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"میں نہیں پی سکتی سر۔اس نے دوبارہ کہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں نے آپ سے پوچھا ہی کب ہے۔میں آپکو بتا رہا ہوں نا۔سرمد نے پرسکون مگر گھری آواز میں کہا۔"

رابیل کے ہاتھ بے اختیار مگ کی طرف بڑھے۔

"اب پی لیجیے۔سرمد نے نظریں اس پر مرکوز رکھتے ہوئے کہا۔"

سرمد کافی کا مگ لبوں تک لے کر گیا۔اور کہا۔

"میری کافی سے پہلے آپکی کافی ختم ہونی چاہیے۔ورنہ۔۔"

"ورنہ کیا سر؟؟"رابیل نے حیرت سے پوچھا

"وہ میں بعد میں بتاؤں گا۔"سرمد نے ہلکا سا توقف کیا

"سر آپ سزا دے دیں لیکن کافی میں نہیں پی سکتی۔رابیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

"کافی تو آپ کو پینی ہی پڑے گی۔سرمد نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے کہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے مگ کو گھورا جیسے اس سے کوئی جنگ لڑنے جا رہی ہو۔

رابیل نے آہ بھری،ہلکا سا منہ بنایا اور مجبوری سے کافی کے مگ کو لبوں تک لائی۔

لیکن جیسے ہی اس نے پہلا گھونٹ لیا اس کی زبان پر ایک تیز تلخی پھیلی،اس نے کوشش کی یہ کڑوی کافی کا گھونٹ نگل لے،مگر اُسکے حلق سے نیچے کچھ نہ گیا۔اگلے ہی لمحے اس کے منہ سے کافی باہر نکلی ایک جھٹکے سے۔

سرمد کے پاوں کے بلکل پاس گری۔

واٹ دا ہیل!!!! سرم کی گرجدار آواز فضا میں گونجی، اُسکا صبر جیسے لمحے بھر میں ٹوٹ گیا۔

رابیل فوراً گھبرا گئی۔

سوری سر!! میں نے کہا تھا نا کہ میں کافی نہیں پی سکتی۔

اس نے فوراً مگ ٹیبل پر رکھا، اور جلدی سے پول سائیڈ کے واش روم کی طرف بڑھی۔

سرمد کچھ دیر ساکت بیٹھا رہا۔

واش روم کے اندر رابیل پانی سے کلیاں کر رہی تھی۔ وہ ہاتھوں سے ہلکے ہلکے پانی کے چھینٹے مار کر کپڑے صاف کرنے لگی جہاں پر کافی گری تھی۔

رابیل تھوڑی دیر بعد باہر آئی۔

سرمد کرسی سے اٹھا۔ اس کے چہرے پر غصہ نمایاں تھا۔

اپنے کام تک محدود رہیں۔ میری کافی میں چینی مکس کرنے کی یہ چھوٹی سی سزا تھی۔ آئندہ اگر کچھ کرنے کا سوچا بھی نا، تو بہت خطرناک حد تک پیش آوں گا آپ کے ساتھ۔ سرمد نے سخت لہجے میں کہا

رابیل خاموش کھڑی رہی۔

تیسری پینٹنگ مکمل کر کے گھر جائیں گی آپ۔ اور آدھے گھنٹے بعد میں آ کر دیکھوں گا۔ سرمد نے اتنا کہا اور وہاں سے نکل گیا۔

واہ سرمد سر واہ۔ آپ کا غصہ بھی کسی آرٹ ورک سے کم نہیں۔ تہہ در تہہ اور ناقابِل فہم۔

سرمد اپنے کمرے کی کھڑکی سے رابیل کو دیکھ رہا تھا، سرمد کے لبوں سے بے اختیار نکلا۔

عجیب لڑکی۔ بے حد عجیب

(*******)

رابیل اپنے بیڈ پر نیم دراز تھی۔ اور بی جان بیڈ کے کنارے بیٹھی، سوئی میں دھاگہ ڈالے سکون سے کڑھائی کر رہی تھیں۔

بی جان یہ آپ کیا کل سے لگی ہوئی ہیں۔ سلائی کڑھائی کرنے۔ رابیل نے کافی دیر بی جان کو مصروف دیکھ کر پوچھا

تمہارے لیے دعاؤں والا ڈوپٹہ بنا رہی ہوں۔۔ بی جان نے مسکرا کر جواب دیا۔

دعاؤں والا ڈوپٹہ ؟؟ رابیل اٹھ کے بیٹھتی ہے۔ رابیل فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ چہرے پر حیرت تھی

Clubb of Quality Content

ہاں!۔ جب تمہاری شادی ہوگی تو میں تمہیں یہ دونگی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میرے ہاتھ سے بنے دوپٹے تلے رخصت ہو، جس میں، میں تمہارے لیے ڈھیر ساری دعائیں کڑھائی کر رہی ہوں۔

بی جان اتنا لمبا دوپٹہ ؟ رابیل نے دوپٹے کی لمبائی دیکھ کر کہا۔

ہاں یہ خاص طور پر میں تمہارے لیے بنا رہی ہوں۔بی جان عینک سیدھی کرتے ہوئے بولیں۔

بی جان یہ آئیڈیا آپکو کہاں سے آیا؟؟رابیل کی آنکھوں میں چمک آئی۔

میرا کب سے دل تھا میں تمہارے لیے کوئی ایسا دوپٹہ بناؤ۔ پھر میں نے سوچا تمہاری شادی پر یہ تحفہ بہترین ہو گا۔

بی جان یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟؟رابیل نے دھیرے سے دوپٹے پر ہاتھ رکھا۔

ابھی تو بنانا شروع کیا ہے۔ابھی تو اس پر میں نے تلہ،اور دابکہ کا کام بھی کروانا ہے۔لیس لگانی ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔۔لیکن تمہاری شادی تک مکمل کر لونگی۔ان شاء اللہ۔

رابیل کچھ دیر خاموش رہی اور پھر بولی۔

بی جان ایک بات پوچھوں؟؟

پوچھو!مگر جلدی،میں بہت مصروف ہوں۔

بی جان۔۔

"میں نے اپنی زندگی میں یہ بہت بار محسوس کیا ہے کہ میری کچھ دعائیں" فوراً قبول ہو جاتی ہیں، جیسے ابھی دل میں آئی ہوں اور پوری ہو گئیں، لیکن کچھ دعائیں جو میری زندگی کی سب سے بڑی خواہشات ہوتی ہیں،ان کے پورا ہونے میں اتنا وقت لگتا ہے کہ کبھی کبھی میں انتظار کرتے کرتے تھک جاتی ہوں۔ایسا کیوں ہوتا ہے؟؟؟؟"

بی جان کا ہاتھ رو کا،انہوں نے رابیل کی طرف دیکھا اور کہا۔

"سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہماری تدبیر سے ہمیشہ بہتر ہوتی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ کون سی چیز ہمیں کس وقت ملنی چاہیے،اس لیے بعض اوقات وہ ہماری دعاؤں کو فوراً قبول نہیں کرتے،بلکہ انہیں بہترین وقت کے لیے روک لیتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل خاموشی سے سنتی رہی۔

"اور دوسری بات یہ ہے کہ بڑی دعائیں ہمیں صبر اور یقین سیکھاتی ہیں، جب ہم دیر تک دعا کرتے ہیں تو اللہ ہمیں خود کو اس نعمت کے قابل بنانے کا موقع دیتا ہے۔ کبھی کبھی وہ چاہتا ہے کہ ہم پہلے مضبوط ہو جائیں، تاکہ جب وہ دعا پوری ہو تو ہم اُسکی قدر کر سکیں۔ بعض دعاؤں کا وقت تقدیر میں مختلف لکھا ہوتا ہے،"

"اور ہم نہیں جانتے کہ جو چیز ہم مانگ رہے ہیں وہ کل کو ہمارے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ہماری بھلائی کے لیے کچھ دعاؤں کو روک لیتے ہیں۔

تو مطلب کچھ دعائیں فوراً قبول نہ ہوں تو بھی وہ ضائع نہیں جاتیں؟؟"

بی جان مسکرا کر بولیں۔

"نہیں رابیل کوئی دعا ضائع نہیں جاتی۔ بعض اوقات وہ دنیا میں نہیں آخرت میں ملتی ہیں۔ اور اتنے عظیم بدلے کے ساتھ کہ بندہ کہہ اٹھتا ہے۔"

کاش یہ دعا میری دنیا میں پوری نہ ہوتی۔

بی جان نے دوبارہ کڑھائی شروع کی۔ اور کہا،

"جو دعائیں فورا قبول ہو جائیں وہ اللہ کی محبت کی نشانی ہیں۔"

"اور جو دیر سے پوری ہوں وہ اللہ کی حکمت اور مہربانی کا اظہار ہیں۔"

"اگرچہ انتظار تھکا دیتا ہے۔ مگر ایمان والے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتے ہیں۔ اور وہ کبھی کسی کی دعا ضائع نہیں کرتے۔"

رابیل کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ اور پھر وہ بولی۔

"تو مطلب جو میری دعائیں ابھی تک قبول نہیں ہوئی میں انکا انتظار کروں؟؟؟"

"ضرور۔۔۔اور یہ یقین رکھنا کہ ان دعاوں کا صلہ،ان اکا انجام،اور اُن کا وقت سب تمہارے لیے بہترین ہو گا،"

رابیل نے دھیرے سے کہا،

"بے شک۔"

بی جان نے مسکرا کر کہا۔

اب لیٹ جاو۔اور مجھے میرا کام کرنے دو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

(******)

لان میں رکھی کرسی پر دلاور پرسکون انداز میں بیٹھا تھا،اس کے چہرے پر غرور اور اطمینان صاف جھلک رہا تھا،سامنے رمیز چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے مسکرا رہا تھا۔

"بابا کل سے میں کافی سکون میں ہوں۔سرمد کی چیزوں پر قبضہ کرنے سے جو مزہ ملتا ہے نا۔۔وہی اصل سکون ہے۔رمیز نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔"

دلاور ہلکا سا مسکرایا

"تو سوچو اگر تم سکون میں ہو تو میں کتنا مطمئن ہونگا۔"

"ویسے بابا اب اس زمین کا کیا کرنا۔ جگہ بہت قیمتی ہے شہر کے بیچوں بیچ۔ رمیز نے فکرمندی سے کہا۔"

"جو ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں۔ کسی اچھی پارٹی کو ڈبل داموں میں بیچ دیں گے۔ دلاور کے چہرے پر عیار مسکراہٹ پھیل گئی۔"

"بابا وہ سرمد اتنی آسانی سے اپنی زمین جانے نہیں دیگا، وہ کوئی نہ کوئی لیگل ایکشن ضرور لے گا۔ رمیز نے ذرا محتاط لہجے میں کہا،"

"تو جب وہ لیگل ایکشن لیگا تب دیکھ لیں گے۔ ابھی تم وہ کرو جو میں کہتا۔"

اسی لمحے ایک ملازم اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

صاحب یہ باہر کوئی دے کر گیا ہے۔ ملازم کاغذات رمیز کو پکڑاتے ہوئے بولا

کیا ہے یہ؟؟

رمیز نے لفافہ کھولتے ہوئے دیکھا۔

"بابا یہ تو زمین کے نوٹس ہیں۔ میں آپکو کہہ نہیں رہا تھا کہ وہ آرام سے بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔ رمیز نے گہری سانس لے کر لفافہ دلاور کی طرف بڑھایا"

"ایسے نوٹس ہمیں پہلے بھی کئی آئے ہیں۔ دلاور نے کندھے اچکائے"

"نوٹس آتے رہتے ہیں۔ پہلے بھی آئے تھے۔ ہوا کچھ؟؟ نہیں ناں۔ تو اب بھی کچھ نہیں ہو گا۔ تسلی رکھو۔ دلاور قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔"

"بابا یہ سرمد سکندر ہے۔ کوئی عام انسان نہیں۔"

"تم اس چیز کی ٹینشن نہ لو۔ میں دیکھ لونگا،"

"چلیں ٹھیک ہے آپ کہتے ہیں تو مان لیتا ہوں۔ رمیز نے خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔"

دلاور کا چہرہ اب بھی پرسکون تھا۔

تھوڑی دیر بعد نگین بیگم باہر لان میں آئیں۔اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئیں۔رمیز باہر جانے کے لیے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

دلاور صاحب مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔نگین نے نرمی سے کہا

ہاں بولو نگین کیا بات ہے۔

"رمیز شادی کرنا چاہتا ہے۔"نگین بیگم نے سیدھے لہجے میں کہا

Clubb of Quality Content!

شادی؟؟؟دلاور نے چونک کر کہا

کل تک تو اس نے شادی نہیں کرنی تھی اور آج شادی کی بات کر رہی ہو تم۔

رمیز سے بات کی ہے تم نے،یا اپنی مرضی بتا رہی ہو۔دلاور نے سخت لہجے میں پوچھا

"آپ باپ بیٹا اپنی مرضی کے مالک ہیں، میری رائے کب لی جاتی ہے ؟۔ تو اس کی شادی کا فیصلہ میں اکیلے کیسے لے سکتی ہوں۔ ظاہر ہے اس نے مجھ سے بات کی ہے اسلیے میں آپ سے آج بات کر رہی ہوں۔ نگین بیگم نے تلخی سے جواب دیا"

"میں خود رمیز سے بات کرونگا۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ اچانک اُس نے شادی کا فیصلہ کر کیسے لیا۔" دلاور نے سنجیدہ لہجے سے کہا

چلیں۔۔ جیسے آپکو ٹھیک لگے۔ اس نے تو کل ہی اپنی پسند کا اظہار کیا تھا، تو میں نے اُسے کہا کہ تمہارے بابا سے بات کر کے بتاؤنگی۔ باقی آپ اُس سے خود پوچھ لیجیے گا۔

"ہاں میں خود اس سے بات کرونگا۔ ایسا بھی کیا ہو گیا کہ جس کو شادی نہیں کرنی تھی آج وہ شادی کی ضد کر رہا۔ دلاور نے حیرت سے کہا۔"

(*******)

سرمد اپنے کیبن میں بیٹھا صائم سے کچھ امپورٹنٹ ڈسکشن کر رہا تھا۔

صائم کل سے میرے انٹر نیشنل بزنس ٹور شروع ہیں۔ تو اس ویک ساری امپورٹنٹ میٹنگز کینسل کر کے عید کے بعد کر دو۔ سرمد نے حکم دیا

جی سر۔ صائم نے نوٹ پیڈ پر سب نوٹ کرتے ہوئے کہا۔

صائم نے سرمد کو دیکھا جو کافی مصروف لگ رہا تھا۔ صائم نے پوچھا

سر ویسے کتنے دنوں کا ٹور ہے ؟؟

"مے بی تھری ڈیز۔ سرمد نے ٹیب سے نظر نہیں ہٹائی۔"

"مجھے وہاں کی آرٹ گیلری وزٹ کرنی ہیں فارنر آرٹ پیس دیکھنے ہیں۔ اور کچھ فارنر نے ہمارے ساتھ جو ڈیلز کی ہیں مجھے وہ پر اپلی ڈسکس کرنی ہیں۔ سرمد نے صائم کو ڈیٹیل دی۔"

سر ویسے جب سے رابیل میم نے آرٹ ہاؤس جوائن کیا ہے ہمارے نیشنل کلائنٹس کی ریشو بہت بڑھ گئی ہے۔

"کیونکہ فارنز آرٹ کی قدر کرتے ہیں اور میں بھی یہی چاہتا کہ مس رابیل کا آرٹ پیس باہر کے میوزم میں رکھا جائے۔"

جی سر۔وہ بہت ٹیلنٹڈ ہیں۔صائم نے رابیل کی تعریف کی۔

صائم باہر نکلنے لگا تھا جب سر مدنے اُسے روک کر کہا۔

صائم!!

صائم جاتے جاتے مڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی سر؟؟

"مس رابیل کا لیکچر ختم ہو جائے تو انہیں باہر میری گاڑی کی طرف بھیجنا۔صائم ہاں میں سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔"

صائم باہر نکلا تو اُسے رابیل لیکچر ہال سے نکلتی ہوئی نظر آئی۔

رابیل؟؟صائم نے آواز دی،

رابیل تیوری چڑھاتے ہوئے اُس کے پاس آئی۔ اُسے پتہ تھا کہ یقیناً سر مد سر کا پھر کوئی نیا حکم نامہ دینے آیا ہو گا۔

"سر نے تمہیں باہر بلایا ہے۔ تم وہاں چلی جاو۔" .

"صائم کبھی تو مجھے دیکھے بغیر گزر جایا کرو، جب بھی مجھے گزرتے دیکھتے ہو فوراً سر کے آرڈر سنانے لگ جاتے ہو، اب تو میں تمہیں دور سے ہی اپنی طرف آتے دیکھتی ہوں تو سمجھ جاتی ہوں یقیناکوئی نیا حکم لے آیا ہو گا میرے لیے۔رابیل نے شکوہ کن نظروں سے اُس سے کہا۔"

Clubb of Quality Content

"سر کے آرڈرز ہوتے، وہ جو مجھے کہتے میں آپ کو بتا دیا۔ آپ باہر چلی جائیں۔ وہ آپکا انتظار کر رہے ہونگے۔ صائم اتنا بول کر وہاں سے چلا گیا۔"

رابیل پیر پٹختی ہوئی باہر کی طرف چلی۔

جب وہ آرٹ ہاوس کے باہر نکلی تو گاڑی گیٹ کے سامنے کھڑی تھی۔

"سر آپ نے بلایا تھا؟؟" رابیل نے گاڑی کی طرف بڑھ کر پوچھا

"یہ بات گاڑی میں بیٹھ کر بھی ہو سکتی ہے مس کلمبیل۔ ویسے بھی پچھلے پانچ منٹ سے میں آپکا انتظار کر رہا ہوں گاڑی میں بیٹھے۔ سر مد گاڑی کا دروازہ انلاک کرتے ہوئے بولا"

"جانا کہاں ہیں؟؟؟" رابیل نے اگلا سوال کیا۔

"گیٹ ان دا کار۔ مس کلمبیل!! سر مد نے سختی سے کہا۔"

رابیل فوراً اندر بیٹھ گئی تھی، مگر اسکے سوال ابھی ختم نہیں ہوئے تھے۔

"ہم جا کہاں رہے ہیں سر؟؟" رابیل نے اپنا سوال دہرایا۔

"کڈنیپ کر سکتا ہوں میں آپکو؟؟؟" سر مد اُسکے سوالوں سے تنگ آ کر بولا

جی؟؟؟؟ رابیل نے الجھ کر پوچھا۔

"اگر کوئی ایسے کڈنیپ ہوتا ہے تو آپ سمجھیں کہ میں نے آپکو کڈنیپ کیا ہے۔ اب کی بار اس نے طنزیہ سخت لہجے میں کہا"

رابیل کے چہرے پر شکنیں نمایاں ہوئیں۔

"کام کے سلسلے میں جا رہے ہیں ہم۔ سرمد نے اُس کے چہرے کے تاثر پڑھتے ہوئے جواب دیا۔"

"تو یہ بات آپ مجھے سیدھے طریقے سے بھی بول سکتے ہیں۔ ضروری ہے کہ یوں الجھا کر بولیں۔" رابیل سامنے دیکھتے ہوئے بولی

"نارملی آپ اپنے گھر والوں کو بھی ایسے ہی تنگ کرتی ہیں یا پھر مجھے تنگ کرنا آپ کے کنٹریکٹ میں شامل تھا۔ سرمد نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے پوچھا،"

"نارملی آپ سب پر حکم چلاتے رہتے ہیں یا پھر مجھ پر یہ خاص کرم ہے آپکا۔۔ رابیل نے اسی کا سوال اپنے انداز میں کر کے بولا۔"

پانچ منٹ گزر چکے تھے جب رابیل نے خاموشی توڑتے ہوئے پھر سوال کیا۔

"ہم کب تک پہنچ جائیں گے؟؟"

''ہم پلین میں بیٹھے ہیں؟؟ سرمد نے گہرا سانس لے کر جواب دیا''

''نہیں۔'' رابیل نے فوراً جواب دیا

''یا میں پائلٹ ہوں؟؟ سرمد کے لہجے میں سختی تھی۔''

''بلکل نہیں۔۔''

''تو پھر ظاہر سی بات ہے جہاں ہم جا رہیں وہاں پہنچنے میں آدھا گھنٹہ لگے گا۔ میں اس آدھے گھنٹے کے سفر کو پانچ منٹ میں کیسے طے کر سکتا؟''

''آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ رابیل نے ایک نظر سرمد کو دیکھا اور پھر کھڑکی سے پار دیکھتے ہوئے بولی،''

کچھ دیر بعد گاڑی ایک خوبصورت مینشن کے سامنے آ کر رکی، سامنے سرسبز لان تھا سفید سنگِ مرمر کی دیواریں اور ایک عالیشان گیٹ۔

''ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟'' رابیل نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے پوچھا،

"کیا آپکو مجھ پر شک ہے؟؟" سرمد ڈرائیونگ سیٹ سے اتر کر اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا،

جب تک آپ بتائیں گے نہیں میں اترنے والی نہیں۔

سرمد کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، جو اُسنے فوراً کنٹرول کی،

"ٹھیک ہے رہیں یہاں ہی۔ اگر کوئی جانور آگیا یا کچھ بھی ہوا تو مجھے آواز مت دینا۔ سرمد یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا،"

رابیل نے ارد گرد دیکھا، چاروں طرف خاموشی تھی، یہ جگہ مار گلہ ہلز کے پاس تھی، یہ اتنی ہی پراسرار لگ رہی تھی جیسے کسی جنگل کے بیچ کوئی چھپا ہوا راز ہو۔

رابیل کا دل زور سے دھڑکنے لگا، اور وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر سرمد کے پیچھے چلنے لگی۔

مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی چند لوگ جو لان میں بیٹھے سرمد کا انتظار کر رہے تھے، فوراً کھڑے ہو گئے۔

مینشن میں داخل ہوتے ہی کچھ لوگ سرمد کے انتظار میں باہر لان میں ہی کھڑے ہوتے ہیں۔

ہیلو! سر۔۔ ہم کب سے آپکا ہی انتظار کر رہے تھے۔ایک درمیانی عمر کا شخص مودبانہ انداز میں بولا

سرمد نے رسمی مسکراہٹ کے ساتھ سب سے مصافحہ کیا۔

وہ سب اگلے ہی پل سرمد کو لیکر اندر چل دیے،

"سر دراصل یہ گھر ایک بزنس وومین کا ہے۔ایک شخص بولا،"

"انہوں نے اپنے اس مینشن کے لیے بہترین آرٹ پیس کی ڈیمانڈ کی ہے۔ہم سب کو سب سے پہلا خیال آپ کا ہی آیا تو بغیر کسی دیر کے ہم نے آپ سے رابطہ کر لیا۔"

آپ چاہیں تو پورا گھر دیکھ سکتے ہیں۔اور اس گھر کے انٹئیر کے ساتھ جو پینٹنگ بیسٹ رہے گی آپ ویسی ہمیں بنا کر دے دینا۔

Clubb of Quality Content

شفٹنگ کب تک ہے ؟؟ سرمد گھر کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

ایک دو مہینے تک کا ٹائم ہے۔ آپ آرام سے اپنا کام کروا سکتے ہیں۔

پھر ایک شخص نے ہچکچاتے ہوئے بولا،

اور مینشن کے اونر کی ڈیمانڈ ہے کہ ان کے گھر کا آرٹ اور پینٹنگ ان کے گھر میں ہی بنائی جائے اور پھر وہ پینٹنگ کہیں اور جانی نہیں چاہیے، نہ ویسا ڈیزائن اور نہ آئیڈیا۔۔ ہم اتنی پرائیویسی کی توقع کرسکتے ہیں نہ آپ سے۔

سرمد ایک نظر رابیل کو دیکھا، جو بت بنی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی،

یہ ہم بعد میں ڈیسائیڈ کریں گے۔ سرمد نے مختصر جواب دیا

"ابھی ہم پورے مینشن کو وزٹ کریں گے اور دیکھیں گے کہ کہاں آرٹ کی ضرورت ہے اور کہاں نہیں۔"

جی سر جیسا آپ کہیں۔ آپ تسلی سے اپنا کام کریں اگر کچھ چاہیے ہو تو آپ انٹرکوم پر ہمیں بتا سکتے۔ تب تک ہم آپ کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔

رابیل نے ایک نظر اس وسیع و عریض ہال پر ڈالی، دیواروں پر پھیلا، سنہری رنگ، چھت سے لٹکتے شیشے کے فانوس، ہر چیز ہی چمک رہی تھی۔

سرمد رابیل کو لیکر پورے گھر کا معائنہ کرنے لگا۔

"آپ یہ بھی کام کرتے ہیں؟" رابیل نے ہلکے طنز بھرے انداز میں کہا

"آپ پر یہ سب سوٹ نہیں کرتا۔ رابیل سرمد کو ہر چیز کا اچھے سے جائزہ لیتے ہوئے دیکھ کر بولی"

سرمد نے رک کر اسے دیکھا، نظریں گہری اور تاثرات سرد۔

"تو کیا سوٹ کرتا ہے میری پرسنیلٹی پر مس کلمبیل!؟؟"

وہ پھر سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"آپکی پرسنیلیٹی پر ولن کارول زیادہ سوٹ کرے گا۔ رابیل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا،"

سرمد نے اُس کی بے تکی بات کو نظر انداز کیا۔

"اس مینشن کا آرٹ پیس آپ نے بنانا ہے پورے گھر کا جائزہ لے لے اور بتا دینا کہ آپ کب تک سب بنالیں گی۔ سرمد بیڈ روم کی سمت بڑھتے ہوئے بولا،"

"میں اب یہ بھی کام کرونگی؟؟ پہلے آپ کے گھر تک ٹھیک تھا اب میں دوسروں کے گھر پر بھی آ کر یہ کام کرونگی؟ ایسا تو کچھ نہیں تھا میرے کنٹریکٹ میں۔ رابیل نے حیرے سے اس کی طرف دیکھ کر کہا،"

"میری آرٹ گیلری سے ریلیٹڈ پینٹنگ کا کام جہاں بھی ہوا آپ کریں گی۔ ہر کمرے کے تھیم سوچ لینا، جو کچھ بھی سمجھ آئے اُس کو آپ نوٹ پیڈ پر لکھتی جانا۔"

"اس روم کے انٹیریئر کے ساتھ لائٹ تھم پینٹنگ اچھی لگے گی۔ سرمد نے باریکی سے ہر چیز کا جائزہ لیتے ہوئے کہا،"

Clubb of Quality Content

"یہ روم فیمیل کا لگ رہا ہے، تو آپکو نہیں پتہ کہ کیسا اچھا لگے گا۔۔رابیل نے فوراً جواب دیا،"

"اچھا تو آپ میرے علم میں اضافہ کر دیں کے لڑکیوں کو کیسے روم پسند ہیں۔ سرمد کھڑکی کے پاس جاتے ہوئے بولا،"

"میں تب ہی بتاؤنگی جب کام شروع کریں گے، کیونکہ اونر کا کہنا ہے کہ آئیڈیا باہر نہیں جانے چاہیے۔" رابیل کندھے اچکا کر بولی۔

"تو آپ بھول گئی ہیں کہ ہم ایک ہی ٹیم سے ہیں۔ ہم ایک ہی کام کے لیے یہاں آئیں ہیں۔ سرمد نے مڑ کر گہری نظروں سے اُسے دیکھا،"

"جو بھی ہو۔رابیل بات کاٹ کر دوسرے کمرے کا رخ کرتے ہوئے بولی"،

یہ کمرہ بہت بڑا تھا،اس میں دو رنگوں کا فیوژن تھا۔

""یہ کپل بیڈ روم لگ رہا ہے کیونکہ اس میں دونوں کی چوئسز کے کلر فیوژن ہے۔ رابیل کمرے میں ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی،"

"تو پھر یہاں پر دونوں کے آئیڈیاز سنے جائیں گے۔ سرمد نے کہا،"

"ویسے آپ نوٹ بھی کر رہی ہیں یا بس دیکھ ہی رہی ہیں"؟؟ سرمد نے رابیل کے خالی ہاتھوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا،

"جی کر رہی ہوں۔۔"

"لیکن مجھے تو آپکے ہاتھ خالی نظر آرہے ہیں۔" سرمد نے سخت لہجے میں کہا،

"میں دماغ میں سب نوٹ کر رہی ہوں۔" رابیل نے چالاکی سے کہا

"اتنی تیز میموری ہے آپکی؟؟" سرمد نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا،

"آپکی سوچ سے بھی زیادہ۔ رابیل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا،"

"تو پھر یاد رکھنا، اگر سب بھول گئی تو میں دوبارہ اس لوکیشن پر نہیں لے کر آوں گا۔ اب دوبارہ جب بھی آنا ہوا ساری پینٹنگ کی چیزیں لیکر ہی آئیں گی۔"

"یاد ہے مجھے سب۔" رابیل چڑ کر بولی،

"تو بتائیں پھر پچھلے روم کا انٹریئر کس کلر کا تھا۔" سرمد نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا،

رابیل سوچ میں پڑ گئی،

"لیونڈر۔۔ نہیں۔۔پنک۔۔ نہیں۔۔۔ مسٹرڈ۔۔شائد؟؟"

"اورنج تھا شائد۔" سرمد نے طنز کیا

"نہیں، نہیں۔یاد آگیا، بلش پنک تھا۔رابیل نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"

سرمد کمرے کا دروازہ کھولا، اور ہاتھ کے اشارے سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سامنے دیکھیں۔۔یہ بلش پنک کلر ہے"؟؟؟

"یا تو میں کلر بلائنڈ ہوں یا آپکو کلرز کی پہچان نہیں۔" سرمد نے طنز کیا۔

"اٹس ایش براؤن کلر!!"

"میں بھی یہی کہنے والی تھی۔" رابیل شرمندہ ہو کر بولی،

موبائل نکال کر نوٹ پیڈ پر نوٹ کریں سب۔ غلطی کی کوئی معافی نہیں۔ سرمد نے وارن کیا،

رابیل نے موبائل نکالا اور پھر سب نوٹ کرتی گئی۔

ایک گھنٹہ لگ چکا تھا اوپر والے فلور کا جائزہ لیتے ہوئے، رابیل کو بھوک لگ گئی تھی۔ اس کی نظریں کبھی دیواروں پر اور کبھی سرمد پر جا رہی تھیں۔

"سر اور کتنی دیر ہم یہاں رکیں گے۔"؟ رابیل نے ٹائم دیکھا، چار بج گئے تھے۔

"ابھی لابی، ڈائنگ روم، گیسٹ روم اور سٹوڈیو باقی ہیں۔" سرمد سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے بولا

رابیل کو بھوک کی وجہ سے چکر آنے لگیں۔

وہ سیڑھیاں اترتے اترتے آخری سیڑھی پر پہنچی، لیکن پاوں مڑا اور وہ ٹوسٹ ہو کر نیچے گر گئی۔

"مس کلمبیل دھیان سے۔" سرمد اسے گرتا دیکھ کر بولا،

"مجھے تھا کہ آپ آفس کی حد تک ہی گرتی رہتی ہیں لیکن مجھے یہ تو آئیڈیا ہی نہیں تھا کہ یہ کلمزی والی عادت آپ ہر جگہ ساتھ لیکر جاتی ہیں۔" سرمد اُسے دیکھتے ہوئے بولا،

رابیل ابھی بھی نیچے ہی بیٹھی تھی، کیونکہ اُسکا پاوں بری طرح ٹوسٹ ہوا تھا۔

"سر!! میں آپکی ذمہ داری پر یہاں آئی ہوں اگر بھوک کی وجہ سے میں جاں بحق ہو گئی تو میری بی جان آپکو بھی مار ڈالیں گی۔" رابیل بمشکل بولی۔

"تو جب کھانا لایا گیا تھا، تب کیوں نہیں کھایا تھا آپ نے؟؟۔ تب خود ہی آپ نے منع کیا کہ آپکو بھوک نہیں ہے۔"

رابیل نے خود کو سہارا دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

سرمد نے ہاوس مینجر کو کال کی۔ چند منٹ بعد مینجر آیا،

"ہم نے پورے گھر کا جائزہ لے لیا ہے۔ ہم عید کے بعد کام شروع کریں گے۔ اور ڈیمانڈ کے مطابق پینٹنگز یہاں ہی بنیں گی۔ اور دو مہینے کے اندر آپکا سارا آرٹ ورک مکمل ہو جائےگا۔ سرمد نے سنجیدگی سے کہا،"

سر ایڈوانس؟؟؟ مینیجر نے تعجب سے کہا،

"وہ میرا مینجر آپ سے رابطہ کریگا۔ اب ہم لوگ چلتے ہیں۔ باقی جو بھی بات ہوئی میرا مینجر انفارم کر دیگا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اوکے سر۔

رابیل لڑکھڑاتی ہوئی گاڑی تک پہنچی، اور اندر بیٹھ گئی۔

گاڑی نے آہستہ سے مینشن سے روانگی لی۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک خوبصورت ریسٹورانٹ کے سامنے رکی، جہاں روشنیوں نے باہر کے راستے کو سنہرا کر دیا تھا۔

سرمد نے گاڑی کے باہر کی طرف قدم رکھا،رابیل کی طرف بڑھا،اور اس کا دروازہ کھول کر ا سے باہر نکالنے میں مدد کی،

خود گاڑی سے اتر کر وہ رابیل کی سائیڈ آتا ہے اور کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے باہر نکالتا ہے گاڑی سے۔

"ہم یہاں کیوں آئیں ہیں۔" پھر الٹا سوال کیا تھا اُس نے۔

سرمد کا ایک لمحے کو دل کیا کہ اسے یہاں چھوڑ کر خود منظر سے غائب ہو جائے، لیکن پھر اس نے اپنے غصے پر قابو کیا،اور طنز سے بھرپور جواب دیا۔

"مووی دیکھنے آئیں ہیں۔۔دیکھیں گی آپ؟؟؟"

رابیل نے ایک نظر سرمد کو دیکھا اور خاموش ہو گئی۔

"چلیں اب۔" سرمد نے سختی سے کہا،

رابیل لڑکھڑاتی ہوئی سرمد کے پیچھے پیچھے چلنے لگی،

پورا رسٹورنٹ بھرا ہوا تھا، کوئی جگہ خالی نہیں تھی،

سر اوپر بالکنی ایریا خالی ہے وہ کپل کے لیے بہترین سپاٹ ہے آپ وہاں چلے جائیں۔ ویٹر ان دونوں کو کھڑا دیکھ کر بولا،

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سرمد بولا،

"نہیں۔ ہمیں کوئی اور جگہ بتائیں۔"

"جی ہمیں کوئی اور جگہ بتائیں۔" رابیل نے بھی سرمد کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ان کے ساتھ کپل سپاٹ پر بیٹھ کر، میں اپنے مستقبل کے ارمانوں کو بدمزہ نہیں کر سکتی۔ رابیل سرمد کو دیکھ کر آہستہ سے بولی۔"

"سر اس کے علاوہ کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ آپ پھر کہیں اور چلے جائیں۔ ویٹر اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔"

رابیل نے ایک نظر اپنے پاؤں کی موچ کو دیکھا، اور بھوک کا اندازہ لگایا۔

"کپل جگہ پر بیٹھنے سے ہم کپل بن نہیں جائیں گے۔ ٹھیک ہے مجھے مسئلہ نہیں ہے مجھے صرف کھانے سے مطلب ہے۔" رابیل اتنا کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

سرمد بھی اسکے ساتھ چلنے لگا۔ اور اوپر کھلے آسمان تلے ایک انتہائی خوبصورت جگہ فیری لائٹس سے ڈیکوریٹ تھی،۔ ارد گرد گلاب کے پھول گملوں میں لگے تھے۔ اور ڈھلتا سورج اس منظر کو اور حسین بنا رہا تھا۔

رابیل نے بیٹھنے سے پہلے بی جان کو کال کر دی تھی کہ وہ رات کو ایک دفعہ ہی گھر آئے گی تا کہ بی جان اس کا انتظار نہ کریں۔

ویٹر مینو لیکر آیا۔

"آرڈر پلیز۔"

میرے لیے چکن منچورین، فرائز، اور ایک شوارما کر دیں۔ اور ساتھ چاکلیٹ شیک۔ رابیل فوراً بولی

ڈیزرٹ میں میم کیا لیں گی آپ؟

چاکلیٹ براؤنی ود آسکریم۔

"اور سر آپ کیا لیں گے"

"سرمد جو اس کے ویئرڈ فوڈ کمبینیشن دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے بھول گیا تھا کہ وہ اپنے بزنس میٹنگ میں نہیں بلکہ رابیل کے ساتھ کھانے پر آیا ہے۔"

"سر آپ بتا دیں۔۔" ویٹر نے ایک بار پھر پوچھا،

"میرے لیے ون رشین سلاد۔ ہاٹ اینڈ سار سوپ۔ اور ساتھ میں جنجر چکن کر دیں۔"

"سر میٹھے میں کیا لیں گے آپ؟؟"

"ڈرنک میں گرین ٹی۔ اور کھانے کے ہاف آر بعد موس کافی۔"

"اوکے سر۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھوڑی دیر بعد ویٹر کھانا لیکر آیا، دونوں نے شام ہونے سے پہلے کھانا ختم کیا اور ریسٹورانٹ سے باہر نکل گئے۔

راستے میں ایک گاڑی مسلسل ان کا پیچھا کر رہی تھی۔ سرمد نے بیک مرر سے دیکھا، اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی،

جب گاڑی اس کی گاڑی سے آگے نکلی، تو سرمد نے اُس گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا۔

(******)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھر پہنچتے ہی سرمد اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ دروازہ بند ہوا تو جیسے پورے گھر کی رونق اس کے ساتھ ہی کمرے میں قید ہو گئی تھی۔

رخسار بیگم نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا، رابیل بھی سرمد کے ساتھ گاڑی سے اتری تھی۔

آج سرمد کے ساتھ آئی ہو۔ ؟؟ رخسار بیگم نے نرم لہجے میں پوچھا

"جی آنٹی!! کام کے سلسلے میں ایک جگہ گئے تھے تو آنے میں دیر ہو گئی تو اس لیے سر کے ساتھ ہی آ گئی۔"

رابیل نے احترام سے جواب دیا، اور بات ختم کر کے پول سائیڈ کی طرف بڑھ گئی۔

دوسری طرف سرمد کے دماغ میں اُس گاڑی کا خیال بار بار گھوم رہا تھا، اُسنے موبائل اٹھایا اور کسی کو کال ملائی۔

"میں نے ایک نمبر سینڈ کیا ہے مجھے شام تک بتاؤ کے کہ یہ گاڑی کس کی ہے ساری انفارمیشن ہونی چاہیے۔"

یہ کہہ کر اُس نے کال کاٹی اور شاور لینے چلا گیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ پرسکون چہرے کے ساتھ کمرے سے باہر آیا، اور رخسار بیگم کے پاس لاونج میں آ کر بیٹھ گیا۔

رخسار بیگم نے سرمد کے چہرے کو ایک لمحہ دیکھا اور پھر بولیں۔

Clubb of Quality Content

کیا بات ہے سرمد!! کچھ اداس لگ رہے ہو۔۔؟

"ورک لوڈ۔"

سرمد نے گہرا سانس لیا، صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی اور آہستہ سے کہا،

تو پھر ریسٹ کرو۔ اتنا کام کا بوجھ کیوں اٹھا رکھا ہے۔ رخسار بیگم نے فکری لہجے میں کہا۔

سرمد کی آنکھوں میں چمک تھی، مگر ساتھ تھکن بھی۔

"آپکو نہیں پتہ ممی۔ نمبر ون پر اپنی پوزیشن مینٹین کرنے کے لیے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور میں اس پوزیشن کو کھونا نہیں چاہتا۔"

Clubb of Quality Content

رخسار بیگم نے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور آہستہ سے بولیں۔

تو نمبر ون ہونا ضروری تو نہیں۔

میرے لیے ضروری ہے ممی۔ وہ آنکھیں بند کیے ہوئے بولا

"کبھی کبھی خود کو بھی آرام دینا چاہیے۔ ہر وقت کام ضروری نہیں ہوتا سرمد!!"

سرمد نے آنکھیں بند کی ہوئیں تھی،اور جواب دیا

"پوزیشن۔ بزنس۔ شہرت۔ یہ سب میرے لیے بہت ضروری ہے۔ میں اتنی محنت اس لیے تو کر رہا ہوں کہ میں گلوبلی جانا جاؤں۔ سرمد سکندر قریشی، جواب تک ون آف دا ریچسٹ ینگ بزنس ٹائیکو نمیں جانا جاتا ہے۔ یہ نام برقرار رہنا چاہیے۔"

پھر۔۔۔ رخسار بیگم اتنا کہہ کر چپ ہوئی۔

"پھر کیا۔ جب پوری دنیا میں میرا نام پہچانا جائیگا۔ میری پاپولیرٹی ہو گی۔ میرا کام ہر گھر ہر آرٹ میوزیم کی زینت بنے گا۔ تو مجھے دل سے خوشی محسوس ہو گی کہ میں نے وہ سب خاصل کر لیا جو میں کرنا چاہتا تھا۔"

"تمہارے لیے زندگی یہی ہے ؟ سرمد ؟؟ رخسار بیگم نے سرمد کو دیکھا۔"

"میرے لیے میری پوری دنیا آپ ہیں ممی۔ سرمد نے آنکھیں کھولیں، رخسار بیگم کو دیکھا اور ان کا ہاتھ تھام کر بولا۔"

"پیسہ، شہرت، نام یہ سب عارضی ہوتے ہیں سرمد!! انسان کے پاس سب کچھ ہو مگر دل خالی ہو تو کامیابی بھی بے معنی لگتی ہے۔ رخسار بیگم دھیرے سے بولیں۔"

"ممی میں چاہتا ہوں کہ جب میرا نام لیا جائے تو لوگ دل سے میرا احترام کریں، میرے کام کو اپریشیٹ کریں۔ مجھے فالو کریں۔"

"جب یہ سب ختم ہو جائے گا تب؟؟ جب وقت تمہیں پیچھے دھکیل دے گا تو کیا بچے گا؟؟ رخسار بیگم نے اُس کے چہرے کو دیکھا اور پھر بولیں۔"

"تب تک میں اتنا آگے جا چکا ہوں گا کہ پیچھے دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔"

رخسار بیگم خاموش ہوئی ارو پھر کچھ لمحے بعد بولیں۔

میرے بعد کیا کرو گے؟؟

"آپ کے بعد میں نے زندگی کو تصور ہی نہیں کیا۔ آپ کے بعد میں نے کچھ نہیں سوچا۔ میں نے تو یہ بھی نہیں سوچا کہ میرا وجود آپ کے بعد ہو گا یا آپ سے پہلے۔ کیا پتہ میں آپ سے پہلے اس دنیا کو الوداع کر دوں۔ سرمد بے اختیار بولا۔"

میں یہ سب برداشت کر لونگی؟؟۔ وہ نم آنکھوں سے بولیں،

ممی!! میں مذاق کر رہا ہوں۔ میں آپ کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ سرمد نے رخسار بیگم کو اپنی باہوں کے حصار میں لیا۔

"سرمد زندگی یہ نہیں ہے جو تم نے اپنے خوابوں میں بنا لی ہے۔ بزنس سے شہرت ملتی ہے۔ گھر چلانے کے لیے کسی کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے ایک ساتھی اور ہمسفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمسفر کے بغیر زندگی کاٹنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

تمہارا بزنس تمہاری تنہائی میں تمہارا ساتھی نہیں بن سکتا۔ زندگی کو صرف کام کے لیے مت جیو سرمد!!

"زندگی کو کسی کے ساتھ جیو!!"

"کسی کے ساتھ؟؟ ممی میں نے دیکھا ہے لوگ صرف فائدے کے لیے ساتھ ہوتے ہیں۔"

"جب ضرورت ختم، تو رشتہ ختم، میں ایسی کمزور زندگی نہیں چاہتا ممی۔"

"بیٹا ہر رشتہ خودغرض نہیں ہوتا!! کبھی کبھی ایک انسان صرف آپ کو سمجھنے کے لیے آپ کا ساتھ دینے کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ رخسار بیگم نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،"

"ممی پھر سے شادی کی باتیں شروع کر دی ہیں آپ نے۔۔ جب مجھے لگے گا کہ مجھے شادی کرنی چاہیے میں کر لونگا،"

"تمہیں کبھی نہیں لگے گا کہ تمہیں شادی کرنی چاہیے کیونکہ میں تمہیں جانتی ہوں۔ رخسار بیگم نے دو ٹوک بات کی۔"

تو پھر آپ کیوں روز روز یہ باتیں لیکر بیٹھ جاتی ہیں۔

کیونکہ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کوئی ہو جس سے تم اپنے دل کی ساری باتیں کہہ سکو۔

اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرو۔ جو باتیں دل میں رکھی جائیں وہ اذیت دیتی ہیں سرمد۔ اور ایسی باتیں جو سالوں سے دل میں رکھی ہوں وہ ناسور بن جاتی ہیں۔

"کسی اپنے کے ساتھ دل کا بوجھ بانٹنے سے سکون ملتا ہے۔ ورنہ انسان بظاہر کامیاب ہو کر بھی اندر سے ٹوٹ جاتا ہے۔"

میں آپکے ساتھ ساری باتیں شئیر کرتا ہوں ممی۔ سرمد نے نظریں چرائیں اور دھیرے سے بولا،

"یہ تم بھی جانتے ہو کہ تم نے مجھ سے کونسی باتیں شئیر کی ہیں اور کونسی نہیں۔ تم وہ ساری باتیں کبھی نہیں کرتے جو تمہارے دل کو واقعی تکلیف دیتی ہیں، تم خاموش ہو جاتے ہو، چہرے پر مضبوطی کا نقاب پہنتے ہو،"

"مگر میں جانتی ہوں، تمہارے اندر کتنا طوفان چھپا ہوا ہے۔"

"میں ایسا ہی ہوں۔ ممی۔" سرمد نے نظریں نیچے جھکاتے ہوئے کہا،

"تم ایسے نہیں ہو سرمد۔ میں تمہیں جانتی ہوں۔"

"تم نے اپنے اندر دیواریں بنالیں ہیں۔ اور دیواروں کے پیچھے رہنے والا انسان زندہ تو رہتا ہے مگر جیتا نہیں۔"

ممی!!! سرمد اٹھ کھڑا ہوا۔

رخسار بیگم نے گہرا سانس لیا

"باتوں کا رخ موڑ لینے سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔ اور آدھی بات چھوڑ دینے سے سکون نہیں ملتا، تم جتنا جس بات یا چیز سے بھاگو گے، وہ اتنا ہی تمہارے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ تو بہتر ہے تم ایک دفعہ بیٹھ کر اپنے دل کے سارے بوجھ کو لفظوں میں اتار دو،"

تاکہ تم بھی سکون میں رہو۔ اور مجھے بھی اذیت نہ ہو۔

سرمد کچھ دیر خاموش رہا اور پھر بولا،

آپ کیوں خود کو میری وجہ سے اذیت دیتی ہیں۔

"میں خوش ہوں، مطمئن ہوں بس آپ غیر ضروری فکر کرنا چھوڑ دیں۔ آپ آرام کریں اب میں باہر مس کلمبیل کو دیکھ کر آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

رابیل کینوس پر رنگ بکھیر رہی تھی۔ اس کے پینٹنگ کے ہر سٹروک میں مہارت نظر آ رہی تھی۔

سرمد آہستہ قدموں سے وہاں پہنچا، چند لمحے خاموشی سے رابیل کو دیکھتا رہا، اور پھر بولا

"کتنا کام ہو گیا ہے مس کلمبیل!!"

رابیل نے چونک کر پیچھے دیکھا،

پانچ پینٹنگز بن گئی ہیں سر۔ اور اب یہ نئی بنانے لگی ہوں۔ رابیل نے سکون سے جواب دیا۔

سرمد نے گردن ہلائی۔

"اوکے۔ یہ کام کوشش کریں جلدی ختم کر لیں تاکہ عید کے بعد سے ہم اُس مینشن کا کام شروع کر کے اُس کو مکمل کر سکیں۔"

اوکے سر۔ رابیل نے اتنا کہہ کر دوبارہ برش اٹھایا۔

سرمد وہاں ہی بیٹھ گیا۔ اسکی نظریں رابیل کے ہاتھوں کی جنبش، پینٹنگ کے رنگ اور اس کے چہرے پر پڑنے والی نرمی پر ٹکی ہوئیں تھی۔

کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی اور پھر سرمد بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کل آپ آفس کی بجائے ادھر گھر آئیں گی۔"

جی سر؟؟؟رابیل نے پینٹنگ سے نظریں ہٹا کر چونک کر دیکھا

"میں بزنس ٹرپ پر آوٹ آف کنٹری جا رہا ہوں تین دن کے لیے۔ تو اس لیے آپ آفس کی بجائے یہاں کام کریں گی۔"

رابیل کے ہاتھ رک گئے۔ چہرے پر حیرت تھی۔

"سر یہ پاسبل نہیں ہے۔"

سرمد نے ہلکے مگر مضبوط لہجے میں کہا،

"آفس میں بھی آپ میرا کام ہی کرتی ہیں اور گھر پر بھی۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ آپ وہی کام ادھر کریں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد رابیل کو ڈائریکٹ یہ بولنے سے جھجک رہا تھا کہ وہ اس کے گھر رک جائے۔ کیونکہ اس کے جانے کے بعد اسکی ممی گھر میں اکیلی ہو جائیں گی،اور اس دشمنوں سے بھرے شہر میں وہ اپنی ماں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

رابیل نے پینٹنگ دوبارہ شروع کرتے ہوئے دھیرے سے کہا،

"میں بی جان سے بات کر کے بتاؤنگی۔"

سرمد نے نظریں سیدھی رابیل پر جمادیں اور بولا،

"اور اگر میں آپکی بی جان سے بات کروں تو؟؟"

"آپ کیوں کریں گے۔"رابیل نے فوراً برش نیچے رکھا اور سنجیدہ چہرے سے بولی،

"کیونکہ کام میرا ہے اس لیے۔"

"اور وہ میری بی جان ہیں۔ رابیل بولی۔"

Clubb of Quality Content

"تو میں کونسا آپکی بی جان کو کھا جاونگا مس کلمبیل!! میں اُن سے صرف بات کرنا چاہتا۔ سرمد نے پرسکون لہجہ سے جواب دیا۔"

"آپکا کوئی اعتبار بھی نہیں ہے سر! رابیل نے برش نیچے رکھتے ہوئے کہا،"

سرمد کے چہرے پر ایک لمحے کو حیرت آئی اور پھر وہ دھیرے سے بولا،

"اچھا!! پھر تو آج میں ہی آپکی بی جان سے بات کرونگا۔"

"آپ نہیں کریں گے میں خود کرلونگی۔ رابیل نے تیز لہجے میں کہا،"

"میں نے پہلے کبھی آپکی بات سنی ہے، مس کلمبیل؟؟ جواب سن لوں گا۔"

رابیل نے گہری سانس لی اور بولی

"لیکن میں کہہ رہی ہوں ناں!!"

سرمد نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا۔

"کام ختم کریں آپ اپنا۔ جب آپکا ڈرائیور آئے آپ مجھے بتا دینا۔ میں بھی آپ کے ساتھ نکل جاؤنگا۔"

"میں بلکل نہیں بتاؤنگی آپکو۔ رابیل نے خفگی سے کہا،"

"مجھے آپ کے گھر کا ایڈریس پتہ ہے اور آپکی بی جان کا نمبر بھی ہے میرے پاس۔۔ سرمد نے اتنا کہا اور وہاں سے چلا گیا۔"

رابیل نے ایک لمحے سرمد کو جاتے ہوئے دیکھا، کندھے اچکائے اور دوبارہ سے کینوس پر جھک گئی۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائیور آ گیا۔ رابیل نے جلدی جلدی اپنے رنگ سمیٹے،ادھر اُدھر دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتی ہو کہ سرمد کہیں آس پاس نہ ہو۔

پھر وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔

مگر اُسے کیا معلوم تھا کہ کمرے کی کھڑکی سے وہ خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

(******)

شام ڈھل چکی تھی۔ رابیل جب گھر آئی تو سارے دن کی تھکن جیسے اُس کے چہرے پر لکھی تھی۔ پینٹنگز کے رنگ ابھی تک اُسکے ہاتھ پر کہیں کہیں لگے تھے، رابیل فریش ہو کر کھانا کھانے لگی۔ نماز پڑھنے کے لیے اٹھی تھی کہ اُسنے بی جان سے بات کرنے کا سوچا۔

بی جان صوفے پر بیٹھی تھیں، گود میں دوپٹہ پھیلا ہوا، اور سوئی دھاگے سے بڑی نفاست سے اُس پر کڑھائی کر رہی تھیں رابیل آہستہ سے اُن کے پاس آئی اور مسکرا کر بولی۔

"اب کیا سارا دن آپ اسی کام میں لگی رہیں گی بی جان"

بی جان نے چشمہ ذرا نیچے کیا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں۔

اچھا ہے ناں!! ایسے میرا ٹائم بھی گزر جاتا ہے۔ اور کام بھی ہو جاتا۔

رابیل نے کچھ کہنا چاہا اور پھر رک گئی۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بی جان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

بولو کیا بات ہے۔؟؟

"بی جان کل میں آفس نہیں جاونگی۔ سرمد سر کے گھر جاونگی۔ رابیل نے آہستہ سے بولا۔"

بی جان نے چشمہ نیچے سرکایا اور پوچھا

کیوں؟؟

"سرمد سر آوٹ آف کنٹری جارہے ہیں، کام کے سلسلے میں۔ تو ان کی ماما گھر پر اکیلی ہونگی۔ اس لیے

اس کی ماں بھی ہے؟؟؟؟ بی جان نے حیرت سے پوچھا۔"

جی بی جان!! کچھ دنوں پہلے ہی باہر سے آئی ہیں۔

"اور اسکا باپ کدھر ہے؟؟ بی جان نے مزید پوچھا"

"مجھے کیا پتہ ہو میں تو ان کی ماما سے ملی ہوں جو بہت اچھی خاتون ہیں۔ سرمد سر کی طرح تو بلکل بھی نہیں ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا!!بی جان نے بے نیازی سے کہا،اور دوبارہ کڑھائی میں لگ گئیں۔

"میں چلی جاؤں ان کے گھر ؟؟؟؟رابیل نے پھر پوچھا۔"

بی جان کچھ دیر خاموش رہیں۔

"بی جان بتائیں نہ ؟؟؟؟؟؟"

بی جان کچھ لمحوں بعد بولیں۔

"کل تو رمیز کی فیملی آرہی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون رمیز ؟؟رابیل نے چونک کر پوچھا،"

"وہی جو مال میں ملا تھا۔۔"

رابیل اس سرسری ملاقات کو بھول چکی ہوتی ہے۔

رابیل نے دماغ پر زور ڈالا۔

اچھا وہ رمیز۔۔۔۔

"ہاں وہی! بی جان بولیں۔"

"مال تک ٹھیک تھا۔ گھر کیوں آرہے وہ لوگ۔؟؟ رابیل نے حیرت سے پوچھا،"

"تمہیں دیکھنے آرہے ہیں"۔بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا،

"کیا مطلب؟؟"

"میں کوئی نمونہ ہوں یا دنیا کا آٹھواں عجوبہ جو مجھے دیکھنے آرہے۔ رابیل نے سر اٹھا کر کہا،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بی جان نے ہاتھ روکے، رابیل کی طرف دیکھ کر پورے وقار سے بولیں۔

"تمہارے رشتے کے لیے آرہے ہیں۔"

کمرے کی فضا جیسے لمحے بھر کو رک گئی، رابیل کی پلکیں تھر تھرائیں۔

"بی جان اتنی کیا جلدی ہے۔ میری شادی کی؟؟"

بی جان نے نرمی مگر ٹھہراو سے کہا،

"ارے!! کچھ دن پہلے خود تم نے کہا تھا کہ ہم تمہارے لیے رشتہ دیکھنے لگ جائیں اور اب جب دیکھنے لگے تو بھی تمہیں مسئلہ ہے۔"

رابیل کے چہرے پر الجھن صاف نمایاں تھی۔

"بی جان اس کو دیکھنا ضروری ہے کیا؟؟ کہیں اور دیکھ لیں۔"

"کیا برائی ہے رمیز میں؟؟"

"اچھا خاصا لڑکا ہے، سلجھا ہوا، شکل بھی بری نہیں ہے۔"

"آپ کو ہی اچھا لگتا ہے۔ مجھے تو نہیں۔ رابیل فوراً بولی،"

"جب کوئی رشتہ بن جائیگا پھر تمہیں بھی اچھا لگنے لگ جائے گا۔"

رابیل نے کندھے اچکائے اور پھر بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ماما با؟؟

"ابھی وہ لوگ صرف دیکھنے آ رہے ہیں جب بات آگے بڑھے گی تو تسنیم اور آفتاب کی رضامندی سے ہی سب ہو گا، انہوں نے تو آنے کی دعوت قبول کی ہے۔ اور اس سلسلے میں تسنیم سے بات ہو گئی ہے میری اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

رابیل نے گہری سانس لی،

"جیسے آپ لوگوں کو ٹھیک لگتا ہے کر لیں۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

بی جان کا لہجہ نرم تھا۔

تو پھر لنچ ٹائم وہ لوگ آئیں گے تو تم ایسا کرنا شام کو جب سرمد کے گھر جاتی تب ہی ایک دفعہ جانا۔ کل سارا دن میری کھانا بنانے میں مدد کروانا۔

رابیل نے سر ہلا دیا۔

اچھا بی جان!!

یہ کہہ کر وہ اٹھی، وضو کے لیے گئی۔ مگر اُس کے قدموں کی رفتار سست تھی۔ کمرے میں جاتے ہوئے اُسکے دل میں کئی خیال ایک ساتھ گردش کر رہے تھے۔ کیا وہ سچ میں آگے بڑھنے والی ہے یا ماضی ابھی بھی اُس سے جکڑا ہوا تھا۔

"زندگی کے کچھ فیصلے وقت سے پہلے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ ہم تیار ہیں۔ مگر دل کہیں اور الجھا ہوتا ہے۔"

"اور انسان کے لیے سب سے مشکل لمحہ وہ ہوتا ہے جب دل اور دماغ ایک دوسرے کے مخالف سمت چلنے لگیں۔"

Clubb of Quality Content!

(******)

رمیز بیڈ پر لیٹا موبائل میں کچھ ضروری کام دیکھ رہا تھا۔ اچانک دروازہ کھولا۔ نگین بیگم اندر داخل ہوئیں۔

رمیز چونک کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ماما!؟؟ سب خیریت ؟؟؟ رمیز نے گھڑی پر ٹائم دیکھا جو اس وقت بارہ بجا رہی تھی۔"

نگین بیگم مسکرائیں اور آہستہ سے بولیں۔

"رمیز کل ہم پھر جا رہے ہیں تمہاری پسند والی لڑکی کے گھر۔"

سچی؟؟؟ رمیز کی آنکھوں میں چمک آئی۔ اُس نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثر دیے۔

"کیوں تمہارے بابا نے تم سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی؟ نگین بیگم نے رمیز کے تاثرات دیکھ کر پوچھا۔"

"کی تھی۔ بلکہ وہ تو مجھ سے پوچھ بھی رہے تھے اپنی پوری تسلی کر کے ہی اٹھے تھے وہ میرے پاس سے۔"

نگین بیگم ہنس دیں۔

"تو بس پھر تیاری رکھنا، کل دوپہر کے کھانے پر جانا ہے اُن کی طرف۔ سارے کام دوپہر سے پہلے کر لینا۔"

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئیں۔ دروازہ بند ہوا تو رمیز نے فوراً میز سے گاڑی کی چابی اٹھائی۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

کچھ دیر بعد رمیز سعد کے گھر پہنچا۔

دونوں ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے۔ سعد نے ایک نظر سامنے لگی گھڑی کو دیکھا اور دوسری نظر رمیز پر ڈالی۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا، رمیز بول اٹھا۔

"یار سعد!! مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا، پتہ نہیں کل کا سورج کب نکلے گا۔"

سعد نے آنکھیں گھمائیں اور بولا،

Clubb of Quality Content

او بھائی!!سورج اپنے وقت پر ہی نکلے گا۔ تم کیوں اتنے بے چین ہو۔؟؟خود تو تم کنوارے منہ اٹھا کر میرے گھر آجاتے ہو۔یہ بھی نہیں سوچتے کہ اب میں شادی شدہ ہوں۔

رمیز نے فخریہ انداز سے کہا،

"بس یار!اب زیادہ دیر نہیں۔ میں بھی جلد ہی شادی کرنے والا ہوں۔ پھر میں تمہیں دیکھنا بھی پسند نہ کروں۔"

سعد نے حیرت سے سر اٹھایا۔

کیا!؟؟یہ سب کب ہوا؟؟۔مجھے بتایا تک نہیں؟؟

رمیز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ابھی تو بات شروع ہوئی ہے۔کل جائیں گے ماما بابا دیکھیں گے۔ پھر اس کے گھر والے ہمارے گھر آئیں گے۔وہ مجھے دیکھیں گے۔ پھر بات بڑھیں گی اور پھر شادی ہوگی۔"

سعد نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے کہا،

"تو یہ کہوں نہ کہ رشتہ دیکھنے جا رہے ہیں۔ میں سمجھا کہیں کل شادی ہے تمہاری۔ اور جس رفتار سے تم میرے گھر پر آئے ہو مجھے تو یہی لگا۔"

دونوں نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

رمیز نے سعد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

"شادی بھی ہو جائیگی۔ میں تو اس لیے تمہارے پاس آیا کہ تم میرے بچپن کے دوست ہو، میری ہر بات سب سے پہلے تمہیں پتا ہونی چاہیے۔"

سعد نے مصنوعی افسوس سے سر ہلایا۔

"میں اُس دن شکرانے کے نفل پڑھوں گا، جب تمہاری شادی ہو جائے گی۔

کم از کم میری جان چھوٹے گی۔ کیونکہ میری بیوی تو تمہارا نام سنتے ہی فوراً غصہ میں آجاتی ہے۔"

رمیز نے حیرت سے کہا۔

"تم نے اتنا خراب امیج بنایا ہے میرا ابھا بھی کے سامنے۔؟؟"

سعد نے قہقہہ لگایا۔

"یہ میں نے نہیں۔ تم نے خود بنایا ہے۔"

"ٹائم دیکھو رات کا ایک ہونے لگا، اور اس وقت تم میرے گھر پر کیا کر رہے ہو؟؟؟ ہے کوئی اس کا جواب۔؟؟"

"ہاں بات تو سچ ہے لیکن کیا کروں اب میں خوش ہوں تو تمہیں بتاؤں بھی نہ کہ میں خوش ہوں۔"

سعد نے ناک چڑھائی۔

"تو یہ بات تم کال کر کے بھی بول سکتے تھے۔؟"

"کال کرنے میں وہ مزہ کہاں؟؟ جو چہرے پر خوشی دکھانے میں ہے دوست۔"

رمیز نے شوخ لہجے میں جواب دیا۔

"بس کرو!! مجھ پر مہربانی کرو۔ اور اپنے گھر جاؤ۔ پلیز۔ خدا کا واسطہ ہے تمہیں۔ سعد نے ہاتھ جوڑ لیے۔"

"تم ابھی سے ہی مجھ سے تنگ آ گئے ہو؟؟ رمیز ہنسا،"

"ہاں!! میں ہو گیا ہوں تم سے تنگ۔"

"تم بچپن کے دوست ہو میرے سعد۔ رمیز نے شوخی سے کہا،"

"بچپن ختم دوستی ختم۔ اب تم جاؤ۔ میری نیند کے دشمن"

"سوچ لو۔ میں بعد میں تمہارے کسی کام نہیں آؤنگا۔ رمیز نے شوخی سے کہا،"

"سوچ لیا۔ ہر بار تم یہی کرتے۔ سعد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔"

رمیز کھڑا ہوا اور جاتے جاتے پلٹا اور بولا۔

"چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں بس ایک دفعہ بتادو۔"

کیا۔ سعد نے جھنجھلا کر پوچھا۔

رمیز نے شوخی سے کہا،

"صبح کا سورج کب نکلے گا؟؟"

"تم جاؤ تمہارے گھر پہنچنے تک نکل جائے گا۔"

دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب جاؤ بھائی۔ سعد اسے گاڑی تک چھوڑ کر خود اندر آ گیا

(*******)

رات کے پچھلے پہر کا وقت تھا۔ گھڑی کی سوئیاں تین بجا رہی تھیں۔ پورے گھر میں سناٹا تھا، سرمد نے پاسپورٹ اور ساری ضرورت کی چیزیں سوٹ کیس میں رکھی اور کمرے سے نکل کر لاونج میں آیا۔

جہاں رخسار بیگم اُسکے انتظار میں جاگ رہی تھیں۔

سرمد اُن کے قریب آیا۔اور نرمی سے بولا،

"ممی میں دو دن بعد واپس آونگا۔ آپ گھر سے باہر کہیں بھی نہیں جائیں گی۔اور گر آپ کو کچھ چاہیے ہو گا تو خان بابا لے آئیں گے۔"

رخسار بیگم نے مسکراتے ہوئے اُس کا چہرہ دیکھا۔

"تم خیریت سے جاؤ میری فکر نہ کرو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابھی صبح ہوتے ہی مس رابیل بھی آجائیں گی۔ تو آپ اُن کے ساتھ وقت گزار لینا۔اپنا خیال رکھنا آپ۔"

سرمد نے آگے بڑھ کر رخسار بیگم کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ پھر وہ خاموشی سے باہر نکلا۔

خان بابا نے دراوزہ کھولا۔

"خان بابا۔خیال رکھنا۔ ممی کو کسی چیز کی کمی نہ ہو۔"

جی صاحب! آپ بے فکر رہیں۔

سرمد گاڑی میں بیٹھا۔ڈرائیور نے دروازہ بند کیا۔اور آہستہ آہستہ گاڑی گھر سے نکل گئی۔

شہر کی سڑکیں سنسان تھیں۔ کہیں کہیں سٹریٹ لائٹس کی مدھم روشنی، گاڑی کے شیشوں پر عکس ڈال رہی تھی، سرمد کے ذہن میں ایک ہی خیال گھوم رہا تھا۔

ممی اکیلی رہ گئی ہیں۔اتنے عرصے بعد وہ پاکستان آئیں انہیں کوئی خطرہ نہ ہو۔

اچانک اُسکا فون بجا۔سرمد نے نمبر دیکھا، وہی شخص جسے اُس نے گاڑی کا نمبر بھیجا تھا۔

Clubb of Quality Content

دوسری طرف سے آواز آئی۔

"سر وہ گاڑی جس کے نام پر رجسٹر ہے۔وہ نام اور اب جو گاڑی استعمال کر رہا ہے دونوں نام مختلف ہیں۔مزید تفصیلات میں نے آپکو میل کر دی ہیں۔باقی باتیں آپ دیکھ کر مجھ سے پوچھ لینا۔"

اوکے۔سرمد نے اتنا کہہ کر کال بند کر دی۔

تھوڑی دیر بعد ہی دوسرے کسی نمبر سے کال آئی۔

"سر ہماری آرگنائزیشن کے ہیڈ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ جو کام آپ برسوں سے یتیم بچوں کے لیے کر رہے ہیں وہ قابِل تعریف ہے۔

وہ چاہتے ہیں کہ یہ سب پبلک ہو، تاکہ دوسروں کے لیے بھی مثال بنے۔"

سرمد لمحہ بھر خاموش رہا اور پھر گہری آواز میں بولا۔

نہیں!!

"میں نہیں چاہتا کہ یہ کام کسی شہرت کے لیے مشہور ہو۔ میرا مقصد صرف اُن بچوں کا مستقبل سنوارنا ہے۔ جن کے سر پر کسی کا سایہ نہیں۔ نہ ماں کا اور نہ باپ کا۔"

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

پھر مدھم آواز آئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سر آپ تو اُن کے لیے مسیحا ہیں۔ آپ کی وجہ سے آج بہت سے بچے ایک نئی زندگی جی رہے ہیں۔"

کال ختم ہوئی۔ سرمد نے فون نیچے رکھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اور خود سے آہستہ سے بولا،

"میں مسیحا ہوں؟؟؟"

"کاش اُس وقت کوئی میرا مسیحا بن جاتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب میں خود بچہ تھا۔"

"جب ممی تنہا تھی۔"

"جب ہمارے گھر میں خوشیاں صرف یادوں میں تھی۔ کوئی نہیں آیا تھا تب۔"

"کسی نے نہیں پوچھا تھا کہ ماں اور بیٹے پر کیا گزر رہی ہوگی۔ جب دنیا انہیں تنہا چھوڑ دیتی ہے۔"

کچھ دیر بعد گاڑی ائیر پورٹ کے گیٹ پر رکی. سرمد گاڑی سے اترا،ڈرائیور نے اُسکا بیگ اندر پہنچایا۔

ائیر پورٹ کی چمکتی لائٹس اور لوگوں کی تیز چالیں، سرمد کے لیے جیسے سب آوازیں دھندلی تھیں۔

ہر قدم اُسکے دل میں ایک ہی احساس تھا۔

"میں اُن بچوں کے لیے امید بنا ہوں، جو اُس وقت کے سرمد جیسے ہیں، جنہیں کوئی نہیں پوچھتا۔"

وہ چلتے چلتے ائیر پورٹ ہال میں پہنچا جہاں زندگی کی دوڑ جاری تھی۔ اور سرمد اس دوڑ میں کہیں نہ کہیں دوسروں کے لیے جیتنا چاہتا تھا۔

"یتیم بچے وہ صرف ماں باپ کے بغیر نہیں ہوتے، وہ بغیر احساس کے بھی پلتے ہیں، وہ مسکراہٹ سیکھتے تو ہیں مگر ہنسی نہیں جانتے۔"

(*******)

کچن میں کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ دیگچیوں میں مصالحوں کی مہک اور تڑکے کی آوازیں ایک الگ ہی گہما گہمی پیدا کر رہی تھیں۔ بی جان سکون سے کام کر رہی تھیں، کبھی وہ سالن میں چمچ ہلاتیں اور کچھ ذائقہ چیک کر کے جو کمی تھی اُسے پورا کرتیں۔

"بی جان اور کتنا کام کروائیں گی آپ۔ رابیل کچن شیر خورمہ بناتے ہوئے بولی۔"

"تم کب سے سیدہ بن گئی ہو رابیل۔۔ بی جان سالن میں تڑکہ لگاتے ہوئے بولیں۔"

"جب آپ اتنا کام کروائیں گی تو میں یہی بولوں گی نہ۔ رابیل شرارت سے بولی۔"

"دیکھ لیا رابیل بی بی آپ نے۔ بی بی جی کتنا کام کرواتی ہیں۔ سیدہ موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بولیں،"

"میں میٹھا بنا کر آرام کرنے چلی جاؤں گی بی جان۔ باقی آپ سیدہ اماں کے ساتھ مل کر بنا لینا۔"

"ٹھیک ہے تم بس اچھے سے تیار ہو جانا۔ بی جان برتن میں سالن ڈالتے ہوئے بولیں۔"

"دس پکوان بنا لیے ابھی بھی بی جان کو کمی لگ رہی ہے۔ بی جان آپ ایسا کیوں نہیں کرتی کہ اپنا ہوٹل کھول لیں۔ رابیل شرارت سے بولی۔"

"جب عمر تھی تب کھولا نہیں اور اب میں کھول لوں۔"

تو کیا ہے اچھے سے ٹائم پاس ہو گا آپکا۔ آپ اور سیدہ اماں دونوں یہ کام شروع کر دیں۔ رابیل نے سیدہ اماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

نہ بی بی جی میری تو کمر میں درد رہتا میں تو کچھ نہیں کر سکتی اب۔ سیدہ فوراً بولیں

"سیدہ اماں آپ تو بی جان کا دفاع چھوڑ کر خود ہی شکایتیں کرنے لگ گئی ہیں۔ لگتا ہے آپکا آج موڈ چھٹی کا تھا۔ رابیل ہنستے ہوئے بولی۔"

اور ویسے بھی سیدہ اماں، آپ کام کریں گی تو آپکی ایکسر سائز ہو جائیگی۔ رابیل ہنستے ہوئے بولی۔

"نہیں بی بی جی!! مجھے کسی ایکس۔ سر کی ضرورت نہیں ہے۔"

"سیدہ اماں۔ ایکسرسائز کہتے اُسے، ایکس سر نہیں۔۔ رابیل نے پیار سے انہیں کہا،"

ہاں جو بھی ہے۔ سیدہ مصنوعی ناراضگی سے بولیں۔

رابیل نے شیر خرمے کا چولہا بند کیا اور چمچ کو سائیڈ ڈش میں رکھتے ہوئے کہا،

لیں بی جان۔ آپکا شیر خورمہ تیار ہے؟؟؟

"بی جان نے ڈھکن اٹھا کر دیکھا تو بھاپ کے جھونکوں میں الائچی، دودھ کی خوشبو پھیل گئی پورے کچن میں۔"

"بی جان میں نے بادام پستے بھی کاٹ کر رکھ دیے ہیں وہ بس آپ ڈال لینا۔"

"دیکھنے میں تو کافی ذائقہ دار لگ رہا ہے۔ بی جان شیر خرمے کو دیکھ کر بولیں۔"

بی جان اب اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنے کمرے میں چلی جاوں؟؟ رابیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہاں ٹھیک ہے جاو!! لیکن اچھے سے تیار ہونا۔ بی جان سلاد کاٹتے ہوئے بولیں۔

جی بی جان۔ رابیل ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کچن سے نکل گئی۔

رابیل اپنے کمرے میں داخل ہوئی، اس نے الماری کھولی اور آج جو ڈریس پہننا تھا وہ نکال کر بیڈ پر رکھا۔

رابیل کپڑے لیکر واش روم چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر باہر آئی۔

رابیل نے پیچ کلر کی لانگ امبرائڈڈ قمیض پہنی تھی جس پر دھاگوں اور موتیوں کا باریکی سے کام ہوا تھا، اُس کے ساتھ ہی ٹراوزر بھی اُسی رنگ کا تھا۔

وہ واش روم سے نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔ میک اپ کے طور پر اُس نے بی بی کریم لگائی، پھر بلش ان اور لپ سٹک لگا کر جیولری پہننے لگی۔

رابیل کے چہرے پر سادگی کے ساتھ ایک قدرتی دلکشی نمایاں تھی۔ بالوں کو اُس نے ہلکا سا باندھ کر کلپ لگا لیا تھا۔ پھر پرفیوم لگا کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ تھوڑی دیر لاونج میں بیٹھی رہی ادھر اُدھر دیکھتی رہی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

ملازم نے دروازہ کھولا،اور مہمانوں کو اندر بھیجا،بی جان باہر ہال میں اُن کا ہی انتظار کر رہی تھیں۔بی جان رمیز کے والدین کو دیکھ کر فوراً آگے بڑھیں،اور ان سے خوش دلی سے ملنے لگیں۔

رمیز کو نہ دیکھ کر بی جان نے رمیز کے والدین سے سوال کیا۔

"رمیز نہیں آیا کیا؟؟"

وہ گاڑی سے چیزیں نکال رہا ہے۔نگین نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

رابیل نے آگے ہو کر دونوں کو سلام کیا۔

آئیے اندر۔بی جان اُن کو ڈرائنگ روم میں لے کر چلی گئیں۔رابیل بھی بی جان کے ساتھ ہی اندر گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل بیٹا!!ذرادیکھو تورمیز کہاں رہ گیا ہے؟؟بی جان نے دو منٹ گزرنے کے بعد رابیل کو کہا۔

رابیل نے اثبات میں سر ہلایا،دوپٹہ درست کیا،اور آہستہ قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

رابیل لاونج کے دروازے کے قریب کھڑی رہی،کچھ ہی لمحوں میں رمیز اندر داخل ہوا۔دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے تحائف تھامے ہوئے۔پھولوں کے بکے، گفٹ باکس،اورچاکلیٹ باکس،اس کے ہاتھ میں تحفوں کااتناڈھیر تھاکہ اُسکاچہرہ ان تحفوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔

رابیل اُسے اندر کاراستہ دکھاتے ہوئے بولی۔

"دھیان سے۔۔دیکھ کر چلیں۔یہ نہ ہو کہ آپ سب کچھ زمین بوس کردیں۔"

رمیز نے ایک لمحے کو رک کر ہنستے ہوئے جواب دیا، تحفوں کی وجہ سے وہ اُسکا چہرہ تو نہیں دیکھ پایا تھا لیکن آواز سن کے ہی بولا۔

"اگر آپ سیدھا راستہ دکھائیں گی تو میں زمین بوس ہونے سے بچ جاؤنگا۔"

"اور میں کون ہوتی ہوں آپکو سیدھا راستہ دیکھانے والی۔ رابیل فوراً بولی"

"میری مستقبل کی بیوی۔ رمیز نے ایک لمحے کے توقف کے بعد مسکرا کر کہا۔"

دونوں اندر لاونج میں داخل ہوئے جب رابیل بولی۔

"ادھر رکھ دیں۔ اس صوفے پر۔"

رمیز نے قدم آگے بڑھائے، صوفے کے قریب آکر سارے تحفے رکھ دیے، پھر اس کی نظریں دھیرے سے رابیل کی طرف اٹھیں۔

"یہ لیں رکھ دیے۔ اور کوئی حکم۔؟؟ رمیز کی آواز میں ہلکی سی شوخی تھی،"

"اب آپ اندر تشریف لے جائیں۔" رابیل نے نظریں اٹھائے بغیر کہا،

"تو کیا آپ اندر نہیں آئیں گی۔؟؟" رمیز نے مسکرا کر اُسے دیکھ کر پوچھا،

نہیں۔ رابیل کچن میں جانے سے پہلے بولی۔

"یہ تو زیادتی ہے۔ میں جسے دیکھنے آیا ہوں اگر اسکو ٹھیک سے دیکھ نہ سکوں تو یہ سراسر ظلم ہے میرے ساتھ۔ رمیز نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا،"

وہ ہلکا سا ہنسا، اس کی آنکھوں میں شرارت کی ہلکی چمک نمودار ہوئی۔ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس، کندھوں پر بھوری شال ڈالے، رمیز واقعی ہی باوقار اور پر کشش شخصیت کا حامل لگ رہا تھا،

اس کی مسکراہٹ میں اعتماد، اور لہجے میں نرمی تھی

رابیل نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا،

"اندر اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جنہیں دیکھ کر آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک مل جائے گی۔"

Clubb of Quality Content

رمیز نے نرمی سے سر ہلاتے ہوئے کہا،

"ان سب سے تو میں شادی نہیں کرنی۔ شادی جس سے کرنی ہے اُس کو دیکھوں گا تو دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی"۔

رابیل نے آنکھیں تھوڑی بڑی کیں اور بولی،

"لگتا ہے فلمیں بہت دیکھتے ہیں آپ۔ اس لیے ہی آپ کے ڈائیلاگ ختم ہی نہیں ہو رہے"۔

رمیز نے قہقہہ لگایا۔

"میں تو یہ سب آپ کو دیکھ کر بول رہا ہوں۔ اگر یہ سب آپ کو ڈائیلاگ لگ رہا ہے تو یہ آپ کا حسنِ ظن ہے۔ میرا قصور نہیں۔"

رمیز نے ہاتھوں سے بالوں کو درست کیا، اور انگلیوں کی پوروں سے اپنی شال سنبھالتے ہوئے مسکراتے ہوئے رابیل کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب آپ اندر جائیں۔ سب انتظار کر رہے ہونگے آپ کا۔ رابیل نے جلدی سے کہا اور رخ موڑ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔"

رمیز نے چند لمحے اسے جاتا دیکھا، اس کے دوپٹے کی لہریں، اس کے چلنے کا انداز اس کی خاموشی سب کچھ ایسے جیسے ایک لمحے کے لیے رک گیا ہو۔

رمیز کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی اس نے آہستہ سے خود سے کہا،

"آپ سے ہر ملاقات کا انتظار مجھے بے صبری سے رہے گا۔ اور ہماری اگلی ملاقات اور بھی خوبصورت ہوگی۔"

یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلا گیا۔

رابیل تھوڑی دیر بعد ٹرے میں جوس رکھ کر اندر داخل ہوئی جہاں سب باتوں میں مصروف تھے۔

رابیل نے خاموشی سے سب کو جوس کے گلاس پیش کیے، جیسے ہی وہ رمیز کے قریب پہنچی، اس نے ہاتھ بڑھا کر گلاس تھام لیا۔ لیکن ساتھ ہی شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"آپ بیٹھ جائیں ہم خود لے سکتے ہیں۔ اتنی خدمت ہمیں شرمندہ کر رہی ہے۔"

رابیل نے نظریں چرائیں

"جی نہیں!! مہمان ہیں آپ۔ خدمت تو لازمی ہے۔"

رمیز نے گلاس تھاما اور ہلکی آواز میں کہا

شکریہ!!

رابیل سرو کر کے بی جان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

تبھی نگین بولیں۔

ادھر میرے پاس آ کر بیٹھو رابیل۔

رابیل نے ہچکچاتے ہوئے بی جان کی طرف دیکھا۔ بی جان نے مسکرا کر اشارہ کیا۔

جاو بیٹا!! آنٹی کے پاس بیٹھ جاو

وہ آہستگی سے اٹھی اور نگین کے پہلو میں بیٹھ گئی۔

اور سناؤ رابیل بیٹا کیا مصروفیت رہتی ہے آج کل؟؟ نگین نے پیار سے پوچھا۔

"جی میں جاب کرتی ہوں۔ بس وہیں مصروف ہوتی ہوں۔ رابیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

رمیز کی نظریں مسلسل اس پر جمی تھیں، اس کی خاموشی میں بھی کہانی تھی۔ رمیز کی مسلسل ٹک ٹکی رابیل کو تھوڑا کنفیوز کر رہی تھی۔

دلاور صاحب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے بولا،

رابیل کے والدین کدھر ہیں۔؟؟

بی جان نے دھیرے سے مسکرا کر جواب دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ لاہور میں رہتے ہیں۔ رابیل پچھلے تین سال سے میرے پاس رہتی ہے۔ میں اکیلی ہوتی اس لیے یہ میرے ساتھ رہتی ہے۔"

دلاور صاحب نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔

"تو ان کا آنے کا کوئی ارادہ نہیں؟؟ مطلب اگر رشتے کی بات کرنی ہو تو۔؟؟"

"عید پر آئیں گے سب۔ تو پھر آپ دیکھ لینا باقی باتیں رابیل کے والدین جو فیصلہ کریں گے اس حساب سے ہی ہو گا۔ بی جان مسکرا کر بولیں،"

بلکل بجا فرمایا۔۔ ہمیں تو رابیل بچی بہت پسند ہے۔ کیوں نگین؟؟ دلاور نگین کو دیکھ کر بولے۔

"جی۔ بہت باادب، سلجھی ہوئی اور پیاری بچی ہے، باقی اب جیسے رابیل کے والدین کی رضامندی بھی جاننا چاہیں گے کہ وہ اس رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ نگین نے مسکرا کر کہا،"

"جی وہ عید پر ہی آئیں گے کیونکہ رابیل کے والد پروفیسر ہیں تو انہیں چھٹیاں ملنا مشکل ہوتا،اس لیے جب چھٹی ملتی ہے تو وہ اسلام آباد ضرور آتے ہیں۔اور باقی کی باتیں ان کی موجودگی میں طے ہوں میں بھی یہی چاہتی ہوں۔"

رمیز مطمئن تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جیسے فیصلہ اسے معلوم ہو چکا ہو۔

"جی اماں جی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہمیں بھی کوئی جلدی نہیں ہے۔ جیسے ہی رابیل کے والدین آئیں گے آپ ہمیں اطلاع کر دینا ہم پھر آجائیں گے۔اب یہ سلسلہ ایسے ہی جاری رہے گا کیوں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ دلاور صاحب۔"

"جی بلکل۔باقی جو والدین بچوں کے لیے فیصلہ کریں گے وہی بہتر ہوتا۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

جی ٹھیک ہے۔

رابیل بیٹا سیدہ اماں کے ساتھ مل کر کھانا لگاؤ۔بی جان نے رابیل کو کھانا لگانے کا کہا،

"نہیں نہیں! اماں جی۔ کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ یہ تکلف نہ کریں۔ دلاور صاحب فوراً بولے۔"

"ہمارے گھر کا اصول ہے کہ مہمان کو ہم کھائے بغیر گھر سے جانے نہیں دیتے۔ بی جان مضبوط لہجے میں بولیں۔"

سب ہنس دیے۔

تھوڑی دیر بعد رمیز نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا،

"میں زرا واش روم تک ہو آوں۔"

بیٹا سامنے سے دائیں جانب ہے۔ نہیں تو میں رابیل کو کہتی ہوں وہ دکھا دیتی ہے۔ بی جان بولیں،

نہیں!! بی جان میں دیکھ لیتا ہوں۔ آپ لوگ تب تک باتیں کریں۔ رمیز اتنا کہہ کر باہر نکل آیا۔

رابیل کو کچن میں دیکھ کر رمیز نے بھی کچن کا رخ کیا۔

رابیل ٹرے میں سالن کا باول رکھ رہی تھی جب پیچھے سے ایک مانوس آواز گونجی،

"میں آپکی مدد کرواسکتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو؟؟"

رابیل چونک کر مڑی۔ رمیز دروازے کے پاس کھڑا تھا،ایک ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ۔

رابیل نے ٹرے ہاتھ میں تھامی اور بھنویں چڑھائیں۔

"ہم گھر آئے مہمانوں سے کام نہیں کرواتے"۔

"اور مہمان اگر کچھ دنوں بعد گھر والے بن جائیں تو؟؟رمیز نے ٹرے اپنی طرف کھینچ کر کہا،"

"جب تک بنتے نہیں تب تک یہی اصول چلے گا۔ جب بن جائیں گے تو آپ سے کام بھی کروالیں گے۔"رابیل نے تیز لہجے میں کہہ کر واپس ٹرے اپنی جانب کھینچی،

"تو ابھی کروانے میں کیا ہے۔"رمیز نے پھر کوشش کی ٹرے اپنی طرف کرنے کی،

"راستہ دے دیں۔" رابیل نے ٹرے مضبوطی سے پکڑ کر کہا،

"اور اگر نہ دوں تو؟؟؟" رمیز دیوار سے ٹیک لگا کر بولا۔

"تو یہ سالن کا بھرا باؤل آپکے کپڑوں تک گرنے میں زیادہ ٹائم نہیں لگائے گا۔ رابیل نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،"

رمیز نے سینے پر ہاتھ باندھ کر ہنستے ہوئے کہا،

"اگر آپ ایسا کر کے خوش ہو نگی، تو گرا کر دیکھ لیں میں کچھ نہیں کہوں گا۔"

رابیل نے اس کی بات سن کر ایک گہرا سانس لیا اور بولی،

"فلرٹ!! اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی"۔

رمیز نے قہقہ لگایا اور پیچھے سے بولا

"پہلی نظر کے پیار کو آپ فلرٹ کہہ رہی ہیں۔؟؟"

رابیل رکی، پیچھے مڑ کر بولی۔

"یہ ایسا کونسا پیار ہے جو راتوں رات ہو گیا۔؟؟"

"قدرت نے کچھ لوگ اتنے حسین اور پرکشش بنائے ہوتے ہیں کہ ان سے راتوں رات پیار ہو سکتا ہے"۔ رمیز نے مسکراتے ہوئے کہا،

رابیل تیز قدموں سے آگے بڑھتے ہوئے کہا،

"الٹرا پرو میکس لیول فلرٹ!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رمیز مسکرا دیا،

سب کھانے سے فارغ ہوئے تو چائے پینے لگے۔ نگین نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا،

کھانے کا بہت اچھا انتظام کیا تھا اماں جی آپ نے۔ ہم نے تو کہا بھی تھا کہ اتنے تکلف کی ضرورت نہیں پھر بھی آپ نے خاطر تواضع میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ نگین مہمان نوازی سے متاثر ہو کر بولی

"مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔ پھر ان کی مہمان نوازی بھی تو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تو برکت کا باعث ہے۔" بی جان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

واقعی ہی آپ جیسے لوگ آج کل کے دور میں کم ہی ہیں۔ نگین بیگم چائے کا کپ میز پر رکھتے ہوئے بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد دلاور صاحب نے گھڑی دیکھی۔

اب ہمیں اجازت دیں۔۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔باقی باتیں رابیل کے والدین کے آنے کے بعد طہ کر لیں گے۔

پھر وہ مسکرا کر بولے۔

لیکن ہمیں جواب ہاں میں ہی چاہیے۔

یہ کہتے ہوئے وہ ہنستے ہوئے بی جان کی طرف دیکھنے لگے۔

"آپ اپنی بی جان کی باتیں نہیں سنتی کیا۔ ؟؟رمیز رابیل کے پاس ہو کر بولا"

"آپ سے مطلب ؟"رابیل جو ابھی چائے کا کپ اٹھا رہی تھی چونک کر بولی،

رمیز نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لے کر کہا،

"مہمان اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔اور آپ مہمانوں سے سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی۔"

"مہمان رحمت والی حرکتیں کرے بھی تو سہی"۔رابیل نے نظریں گھما کر کہا،

"میں نے ایسی کونسی حرکت کر دی ہے ؟؟"رمیز اسکو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

"گھر جانے کی زحمت کریں،فی الحال،وپ کے والدین جارہے ہین۔بیل دلاور اور نگین کو

کھڑا دیکھ کر بولی،"

"تو ان کو جلدی ہو گی گھر جانے کی مجھے تو نہیں ہے۔" رمیز نے آرام سے کہا،

رابیل نے اُس کی بات کو نظر انداز کیا اور بی جان کے دوسری طرف جا کر کھڑی ہو گئی،

چلیں جی اللہ حافظ۔ اپنا بہت سارا خیال رکھنا رابیل۔ ہمیں تو تم بہت اچھی لگی ہو۔ اب پتہ نہیں تمہارے والدین کو ہمارا رمیز کیسا لگتا ہے۔ نگین نے رابیل کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ کر کہا،

مجھ میں کوئی کمی ہے جو کسی کو اچھا نہ لگو۔ رمیز جلدی سے آگے ہو کر بولا،

سب ہنس پڑے۔

سب دروازے کی طرف چلے گئے، رمیز دروازے تک پہنچا اور پلٹ کر رکا،

"ایک بات پوچھوں؟؟؟"

"کیا؟؟ رابیل نے سرسری سا پوچھا"

"آپکا کیا جواب ہے؟؟ہاں کر دیں گی یا نہ کہہ کر ریجیکٹ کریں گی۔" رمیز نے نرمی سے پوچھا

"نہ کہہ کر ریجکیٹ کر دونگی"۔رابیل نے ایک پل کو اس کو دیکھا اور پھر کہا،

"ایسا نہ کریے گا۔ کیوں کسی کی زندگی شروع کرنے سے پہلے ہی ختم کرنا چاہتی ہیں آپ۔رمیز نے سنجیدگی سے کہا،"

"رمیز آجاؤ بیٹے۔ نگین نے رمیز کو آواز دی۔"

"اچھا بی جان اب ہم چلتے ہیں۔اس گھر میں لگتا ہے آپ ہی سب سے زیادہ اچھی اور نرم دل ہیں۔باقی شائد کسی کے پاس دل ہی نہیں ہے۔رمیز نے آہستہ سے کہا۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے رمیز۔اب تم خیر سے جاؤ۔اللہ تمہیں خوش رکھے۔"

"کوئی خوش رہنے بھی تو دے۔رمیز زیرلب بولا۔"

رمیز نے دروازے سے نکلتے ہوئے ایک آخری نظر رابیل پر ڈالی۔ ایسی نظر جو جاتے ہوئے بھی کچھ کہہ جائے۔

دروازہ بند ہوا۔

رابیل نے ایک لمبی سانس لی۔

"الحمد اللہ!!۔ جیسے کوئی بوجھ اتر گیا ہو۔"

"بی جان اتنی بھی کوئی جلدی نہیں ہے ہاں کرنے کی۔ سوچ سمجھ کر اچھے سے دیکھ بھال کر ہاں کرنا۔ رابیل اندر جاتے ہوئے بولی۔"

"ابھی تو صرف بات چلی ہے ہاں مگر مجھے رمیز اور اسکی فیملی اچھی لگی ہے۔ اچھے لوگ ہیں۔ بی جان مسکرائیں"

"جی بلکل آپکو تو رمیز مال میں ہی اچھا لگ گیا تھا۔ رابیل ڈائنگ سے چیزیں سمیٹتے ہوئے بولی۔

تو کیا کوئی کمی ہے اس میں۔ اچھا خاصا ہے شکل و صورت بھی اچھی ہے۔ کام بھی اچھا کرتا ہے۔"

"ٹھیک ہے بی جان آپ لوگوں کو جو ٹھیک لگا کر دینا۔ فلحال مجھے دیر ہو رہی ہے۔ میں نے جانا بھی ہے۔ رابیل جلدی سے چیزیں سمیٹتے ہوئے بولی۔"

"آج اگر نہیں جاؤ گی تو کچھ نہیں ہو گا۔ کل چلی جانا۔ بی جان نے روکا،"

"نہیں بی جان آنٹی گھر پر اکیلی ہونگی میں صبح بھی نہیں گئی تھی تو ابھی جانا بنتا ہے میرا۔ آپکے پاس ویسے بھی سیدہ اماں ہیں نا۔"

جی بی بی جی۔ سیدہ اپنا نام سن کر فورا بولیں

"ہاں بس باتوں پر ہی دھیان ہوتا ہے تمہارا۔ آج کسی اور کو بھی کام کے لیے لے آنا کام زیادہ ہے آج۔"

"بی بی جی میں اپنی ماسی کی بیٹی کو لے آونگی وہ ویسے بھی میرے پاس رہنے آئی ہوئی ہے۔ تو میری یہاں مدد ہی کروادے گی۔"

تو کوئی مستقل ہی ڈھونڈ دو مجھے۔

"بی جان کام والی بہت ہیں۔ لیکن بھروسہ مند کوئی نہیں ہے۔ میں کام کے لیے تو کسی کو بھی لا سکتی ہوں۔ لیکن میں خود ہی نہیں لاتی آپکا نمک کھایا ہوا ہے، ایسے میں میں کیسے ایسی کام والی کو اگر لیکر آجاؤں جو قابل بھروسہ نہ ہوئی تو نقصان تو آپکا ہو گا نہ۔ بس اس وجہ سے میں نہیں لاتی کسی کو۔"

"ہاں سیدہ بات تو تم نے بلکل ٹھیک کہی ہے۔ تم نے آج تک کوئی ہیرا پھیری نہیں کی۔ نہ ہی میرا بھروسہ توڑا اسلیے تو میں تم پھر بھروسہ کرتی ہوں اور تمہاری کئی غلطیاں تمہاری ایمانداری کی وجہ سے معاف کر دیتی ہوں۔"

جی بی بی جی۔ سیدہ اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہوئے بولی،

رابیل جلدی سے اپنا بیگ کمرے سے لے کر آئی دوپٹہ درست کیا۔اور نرمی سے بولی۔

"اچھا بی جان اب میں چلتی ہوں اگر دیر ہو گئی تو میں کال کر کے بتادونگی۔"

"اللہ تمہیں اپنی امان میں رکھے،بی جان نے پیار سے کہا،"

(*******)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842